﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۲ر مئی ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۹

۸ر صفر ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۲ر ہجرت ۱۳۷۹ ہجری شمسی

خوش الحانی سے تلاوت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عاشق قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور درجات میں ترقی کرتا جا اور اُسی طرح خوش الحانی سے پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیرا مقام اس آخری آیت تک ترقی پذیر ہے جو تو تلاوت کرے گا۔

(جامع الترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے

کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل اور اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔

"انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ اُن کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ۔ خدا متقی کے لئے ہر ایک مشکل میں ایک مَخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور پر رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر در حقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل واغلال میں جکڑے ہوئے ہیں"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

"جو خدا کے آگے تقویٰ اختیار کرتا ہے خدا اس کے لئے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِب وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال و گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ وعدوں کو سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے۔ پس خدا پر ایمان لاؤ۔ خدا سے ڈرنے والے ہر گز ضائع نہیں ہوتے۔ یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا۔ یہ ایک وسیع بشارت ہے۔ تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہوگا۔ اس کا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کر دے گا"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴)

آنحضرت ﷺ کے سب کام دعاؤں کی برکت سے آسان ہو جاتے تھے۔ انہی دعاؤں کے معجزے تھے جو سارے عرب نے دیکھے

حضور اکرم ﷺ جن دعاؤں کا حکم دیتے تھے وہ تب قبول ہونگی اگر دل کی گہرائی سے، سچے دل سے کی جائیں اور دن بھر کا عمل ان دعاؤں کی سچائی پر گواہی دے

پاکستان اور بعض دوسرے ممالک میں آج کل جماعت کو جن حالات کا سامنا ہے ان کے پیش نظر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُورِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا خصوصیت سے بہت کرنی چاہئے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۸ر اپریل ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۸ر اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت ۶۶ کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا ذکر چل رہا تھا اور ابھی یہ ذکر جاری ہے۔ آپ کا تو اوڑھنا بچھونا ہی دعائیں تھیں۔ آپؐ نے اتنی دعائیں کی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ گویا دعاؤں کے سوا کوئی شغل تھا ہی نہیں۔ حالانکہ شغل تھے بھی مگر دعاؤں کی برکت سے وہ آسان ہو جاتے تھے۔ ان سب کے پس پشت آپؐ کی دعائیں تھیں اور انہی دعاؤں کے معجزے تھے جو سارے عرب نے دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دعاؤں میں کہیں کہیں قرآنی الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں مگر اس رنگ میں نہیں جس طرح قرآن کریم میں ہیں بلکہ آپؐ نے اپنے رنگ میں انہیں دعاؤں میں ڈھالا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مختلف دعائیں پڑھ کر سنائیں چنانچہ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ جس نے دن میں سو بار یہ کہا "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اسے دس گردنوں کے (آزاد کرنے) کے برابر (ثواب) ملے گا اور اس کی سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک سو برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ اور اس دن شیطان سے اسے ایک پناہ حاصل ہو گی یہاں تک کہ شام ہو جائے۔

اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو فرمایا کہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے، غیب اور حاضر کو جانتا ہے۔ ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کی مشرکانہ باتوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی طرح حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کی آخری تین سورتیں شیطان سے اور اس کے شر سے بچنے کے لئے بطور دعا کے پڑھنی چاہئیں۔

باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خوبتر از وصف ومدحِ تو نباشد ہیچ کار

حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جب آپ تبلیغ ودعوت الی اللہ کی غرض سے قادیان سے باہر سفر پر جانے لگے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "وعظ رسول کریم ﷺ کی تعریف سے شروع کرنا چاہئے اور ختم بھی اس پر کرنا چاہئے۔ اور وعظ میں آنحضرت ﷺ کے اوصاف حمیدہ روحانیہ بڑی کثرت سے بیان کرنے چاہئیں"۔

حضور علیہ السلام کی یہ نصیحت آپ کے عشق رسول پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح آپ کا دل ہمیشہ اس امر کے لئے مشتاق رہتا تھا کہ آپ کے محبوب آقا کی صفات عالیہ کا ذکر کثرت کے ساتھ ہر طرف عام ہو جائے اور آپؐ کی عظمت اور شان لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔ جیسا کہ اپنے فارسی منظوم کلام میں آپ نے فرمایا 'خوبتر از وصف ومدح تو نباشد ہیچ کار' یعنی کوئی کام آپؐ کی مدح وثنا سے زیادہ بہتر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ سلام کی وہ تحریرات اور فرمودات اور خطابات جن میں آنحضرت ﷺ کے فضائل حمیدہ اور آپؐ کے ارفع واعلیٰ مقام اور لامتناہی فیضان روحانی کا بیان ہے وہ عدیم النظیر ہیں اور آپ کے یہ تمام ارشادات ایسی قوت وشوکت اور نور صداقت سے معمور ہیں کہ کوئی سعید فطرت انسان ان کے جذب اور تاثیر سے انکار نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا وجود اپنی ذات میں آنحضرت ﷺ کی رفیع شان اور آپ کی قوت قدسیہ کے فیضان کا ایک زبردست ثبوت اور زندہ گواہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حضرت نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ وارفع مقام کا جو عرفان نصیب ہوا وہ کسی اور کو اس زمانہ میں عطا نہیں کیا گیا۔ آپ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ تا آپ اسلام کی حقانیت اور آنحضرت ﷺ کی فضیلت کو تمام دنیا پر ثابت کریں اور آپؐ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

اس دور میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اسلام اور مسلمانوں کی حالت نہایت ذلت اور کمزوری کی تھی۔ ایک طرف عیسائی پادری اور آریہ اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کی عزت کے درپے تھے اور دوسری طرف نادان مسلمان کئی ایک بیہودہ عقائد کو اپنا کر آریوں اور عیسائیوں کے ہم زبان بنے ہوئے تھے۔ مثلاً ان کا عقیدہ تھا اور اب بھی ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ تو وفات پا کر مدینہ میں مدفون ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں بلکہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہی اسرائیلی نبی پھر دنیا میں آ کر امت محمدیہ کی اصلاح اور تجدید دین کرے گا۔ پھر ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی شیطان سے پاک نہیں بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ غرضیکہ مسلمانوں میں رائج یہ اور اسی قسم کے بہت سے اور قابل شرم خیالات اور لغو اور باطل اعتقادات کو پیش کر کے عیسائی پادری آنحضرت ﷺ پر حضرت مسیح کی فضیلت کو ثابت کر کے لاکھوں مسلمانوں کو مرتد کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میدان میں اترے اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور عقلی ونقلی شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصریؑ وفات پا چکے ہیں اور "آنحضرت ﷺ جب وفات پا گئے تو اور کون ہے جو زندہ رہے؟"

آپ نے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ "اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"۔ (تریاق القلوب)

آپ نے ختم نبوت کی حقیقت سے پردہ اٹھایا اور مقامِ خاتم النبیینؐ کی نہایت پر معارف تفسیر فرمائی اور حجت وبرہان کی رو سے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ ہی زندہ نبی ہیں اور کسی دوسرے کو یہ زندگی عطا نہیں ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:

"جس قدر معجزات کل نبیوں سے صادر ہوئے ان کے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا مگر ہمارے نبی ﷺ کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانے میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی اور کسی دوسرے کو نہیں ملی .... ہم خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم ﷺ کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں"۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں: "چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کے کامل اتباع سے ظاہر ہوئے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوئے تھے۔ چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ہر قوم ہر مذہب کے سرگروہوں کو ہم نے دعوت کی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آ کر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے۔ (ملفوظات جلد سوم)

پس ہمارے داعیان الی اللہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضور علیہ السلام کے فرمودات اور آپ کے عطا کردہ علم کلام سے آراستہ ہو کر اسلام کی صداقت اور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے دلائل کو پیش کرنا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے بیان کو ایک امتیازی شان وشوکت اور قوت تاثیر عطا ہو گی۔ اور ان کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالی جائے گی۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہو گا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔

والسلام علی من اتبع الھدی۔ (سراج منیر)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر کماحقہ عمل کی توفیق بخشے۔

چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار

(آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم نعتیہ کلام سے بعض اشعار

چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار

آں مقامِ قرب کو دارد بدلدارِ قدیم
کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار

آں عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو
کس بخوابے ہم ندیدہ مثلِ آں اندر دیار

سرور خاصان حق شاہِ گروہِ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصل نگار

آں مبارک پے کہ آمد ذات با آیات او
رحمتے زاں ذات عالم پرورد پروردگار

آنکہ دارد قربِ خاص اندر جناب پاک حق
آنکہ شانِ او نہ فہمد کس ز خاصان و کبار

احمدِ آخر زماں کو اوّلیں را جائے فخر
آخریں را مقتدا و ملجا و کہف و حصار

ہست درگاہِ بزرگش کشتیٔ عالم پناہ
کس نہ گردد روزِ محشر جز پناہش رستگار

از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوع کمال
آسمانہا پیشِ اوجِ ہمتِ او ذرہ وار

مظہرے نورے کہ پنہاں بود از عہد ازل
مطلع شمسے کہ بود از ابتدا در استتار

صدرِ بزم آسماں و حجۃ اللہ برزمیں
ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ واستوار

ہر رگ و تار وجودش خانۂ یار ازل
ہر دم و ہر ذرّہ اش پُر از جمال دوستدار

حسن روئے او بہ از صد آفتاب وماہتاب
خاک کوئے او بہ از صد نافۂ مشکِ تتار

ہست او از عقل وفکر ووہم مردم دور تر
کے مجالِ فکر تا آں بحر ناپیدا کنار

روح او در گفتنِ قولِ بلیٰ اول کسے
آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار

ترجمہ: مجھ سے اس عالی قدر سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے جس کی مدح سے زمین وآسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں۔ قرب کا وہ مقام جو وہ محبوب ازل کے پاس رکھتا ہے اس کی شان کو واصلان بارگاہ الٰہی میں سے بھی کوئی نہیں جانتا۔ وہ مہربانیاں جو محبوب ازلی اس پر فرماتا رہتا ہے وہ کسی نے دنیا میں خواب میں بھی نہیں دیکھیں۔ خاصانِ حق کا سردار، عاشقانِ الٰہی کی جماعت کا بادشاہ ہے جس کی روح نے معشوق کے وصل کے ہر درجہ کو طے کر لیا ہے۔ وہ مبارک قدم جس کی ذات والا صفات رحمت بن کر اس ربّ العالمین پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی۔ وہ جو کہ جناب الٰہی میں خاص قرب رکھتا ہے۔ وہ جس کی شان خواص اور بزرگ بھی نہیں سمجھتے۔ احمد آخر الزمان جو پہلوں کے لئے فخر کی جگہ ہے اور پچھلوں کے لئے پیشوا، مقام پناہ، جائے حفاظت اور قلعہ ہے۔ اس کی عالی بارگاہ سارے جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے۔ حشر کے دن کوئی بھی اس کی پناہ میں آنے کے بغیر نجات نہیں پائے گا۔ وہ ہر قسم کے کمالات میں ہر ایک سے بڑھ کر ہے اس کی بلندیٔ ہمت کے آگے آسمان بھی ایک ذرہ کی طرح ہیں۔ وہ اس نور کا مظہر ہے جو روزِ ازل سے مخفی تھا اور اس سورج کے نکلنے کی جگہ ہے جو ابتدا سے نہاں تھا۔ وہ آسمانی مجلس کا میر مجلس اور زمین پر اللہ کی حجت ہے۔ نیز ذات باری کا عظیم الشان مضبوط نشان ہے۔ اس کے وجود کا ہر رگ وریشہ خداوند ازلی کا گھر ہے۔ اس کا ہر سانس اور ہر ذرہ دوست کے جمال سے منور ہے۔ اس کے چہرہ کا حسن سینکڑوں چاند اور سورج سے بہتر ہے۔ اس کے کوچہ کی خاک تاتاری مشک کے سینکڑوں نافوں سے زیادہ خوشبودار ہے۔ وہ لوگوں کی عقل وسمجھ سے بالاتر ہے۔ فکر کی کیا مجال کہ اس ناپیدا کنار سمندر کی حد تک پہنچ سکے۔ قول بلیٰ کہنے میں اس کی روح سب سے اول ہے۔ وہ توحید کا آدم ہے اور آدمؑ سے بھی پہلے یار سے اس کا تعلق تھا۔ (درثمین فارسی)

شہید اول افغانستان

جوان، صالح

حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب رضی اللہ عنہ

(سید میر مسعود احمد)

(دوسری اور آخری قسط)

پہلی قسط میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب مرحوم کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات درج کئے گئے تھے۔ اب دیگر احباب کی تحریرات اور روایات پر مبنی واقعات درج کئے جاتے ہیں:

☆......☆......☆

سید احمد نور صاحب کابلی بیان کرتے ہیں کہ ”شہید عبدالرحمٰن خوبصورت نوجوان تھے۔ میانہ قد، جسم کچھ پتلا، تعلیم یافتہ تھے۔ آپ کو مولوی کہہ کر پکارا جاتا تھا“۔(قلمی مسودہ صفحہ ۱۲)

”عبدالرحمٰن سرکاری ملازم تھے۔ اس کو ایک سو بیس روپیہ سالانہ سرکار کی طرف سے ملتے تھے۔ قوم منگل کے معزز خاندان سے تھے“۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۱۵)

سید محمود احمد احمدی افغانی جو شگہ صوبہ پکتیا کے رہنے والے ہیں بیان کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کا آبائی وطن قریہ کندر خیل غتمہ ونہ سید کرم تھا۔ یہ بستی شہر گردیز کے متصل ہے جو آج کل صوبہ پکتیا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا قبیلہ احمد زئی تھا“۔

(تاریخ احمدیت افغانستان بہ زبان پشتو)

ڈیورنڈ لائن کا معاہدہ

۱۸۹۳ء میں امیر عبدالرحمٰن خان اور انگریزوں کے درمیان افغانستان اور برٹش انڈیا کی سرحدات کا معاہدہ کابل میں طے پا گیا تھا۔ جس میں دونوں فریق ان علاقوں کی تقسیم پر راضی ہوگئے تھے جو معاہدہ کے مطابق ان کے حصہ میں آئی تھیں۔ اس معاہدہ کے لئے سر مارٹیمر ڈیورنڈ نے کابل کا سفر کیا اور امیر عبدالرحمٰن خان سے مل کر معاہدہ کی تمام تفصیلات طے کرلیں۔

اس سے اگلے سال ۱۸۹۴ء میں اس معاہدہ کے مطابق دونوں حکومتوں کے نمائندگان نے سرحد کی نشاندہی کی۔ اس غرض کے لئے ایک کمیشن کا قیام کیا گیا جس کی نمائندگی انگریزوں کی طرف سے سر مارٹیمر ڈیورنڈ، صاحبزادہ سر عبدالقیوم خان آف ٹوپی صوبہ سرحد، مسٹر جے ایس ڈانلڈ سی آئی ای آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی کرم، کمشنر صاحب پشاور ڈویژن اور بعض دیگر افسران نے کی۔

افغانستان کی طرف سے جب بنوں، کوہاٹ، ٹل، پاڑہ چنار، کرم اور بیواڑ کوتل کے علاقہ کی نشاندہی کی گئی تو خوست کے گورنر سردار شیرین دل خان اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید نمائندہ مقرر ہوئے۔

پشاور میوزیم میں ایسا ریکارڈ موجود ہے جس سے اس کام میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی شرکت ثابت ہوتی ہے۔ تاریخ احمدیت جلد ۳ میں ایسے تین خطوط کی نقل موجود ہے۔ ان میں سے ایک خط سردار شیریں دل خان گورنر خوست کا ہے جس کی تاریخ ۱۸؍جون ۱۸۹۴ء ہے۔ دوسرا خط مسٹر جے ایس ڈانلڈ کا ہے جو کمشنر پشاور ڈویژن کے نام ہے۔ اس کی تاریخ ۲۸؍جولائی ۱۸۹۴ء ہے۔ تیسرا خط بھی مسٹر ڈانلڈ کا ہے اور وہ بھی پشاور ڈویژن کے کمشنر کے نام ہے اور اس کی تاریخ ۲۴؍ستمبر ۱۸۹۴ء ہے۔ ان تینوں خطوط میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کا ذکر موجود ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

ڈیورنڈ لائن کی حد بندی کا سید احمد نور صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

”میں اس زمانہ میں صاحبزادہ صاحب کے پاس چلا گیا تھا اور ان سے سبق پڑھتا تھا۔ خوست، ٹل، دوڑ کی سرحد بندی کے بعد آپ بیواڑ کوتل اور پاڑہ چنار کے علاقہ میں پہنچے۔ اس دوران ٹل کے مقام پر ایک شخص نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب حضرت صاحبزادہ صاحب کو دی۔ میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ یہ کتاب میرے سامنے نہیں دی گئی تھی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب یہ کتاب لے کر اپنے گاؤں سید گاہ آئے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ اس کی ہمیں انتظار تھی۔ اس کتاب کے اندر سب باتیں بالکل سچ ہیں۔ ہمارے ساتھ اس وقت شہید مولوی عبدالرحمٰن بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی یہ باتیں سنیں۔ مولوی عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں جاؤں گا اور پتہ لاؤں گا۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولوی عبدالرحمٰن کو قادیان بھیج دیا اور تاکید کی کہ پوری تفتیش کرو اور پتہ لے کر آؤ۔

(ملخص از قلمی مسودہ صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

چنانچہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب قادیان گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملے اور چند ماہ بعد خوست واپس گئے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو تمام حالات سنائے اور حضور کی جو کتب وہ قادیان سے لے گئے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیں۔

اس کے بعد بھی مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب متعدد بار قادیان آئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے تین سو تیرہ صحابہ میں شامل فرمایا۔

(ملخص از رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۱ وتذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۶، ۴۷ و قلمی مسودہ روایات و تاریخ احمدیت افغانستان مصنفہ سید محمود احمد افغانی بہ زبان پشتو)

مولوی عبدالرحمن خان صاحب کے قادیان آنے کے بارہ میں سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر اور روایات میں ذکر

(۱) حضرت ملک غلام حسین صاحب رہتاسی صحابی کارکن لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت ہے کہ:

”مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید افغانستان سے آئے۔ حضورؑ سے ملاقات کرنی چاہی۔ کسی شخص نے ان کو بتایا کہ میاں غلام حسین صاحب ملاقات کروا دیں گے، ان کو کہیں۔ چنانچہ وہ مجھے ملے۔ میں نے انہیں کھانا کھلایا۔ اس وقت ایک بجے کا وقت تھا۔ میں اندر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ کسی لڑکے نے ایک کھڑکی کھولی۔ میں نے عرض کیا: حضرت جی! اس پہ حضورؑ نے فرمایا ”جی“۔ میں نے عرض کیا کہ ایک صاحب کابل سے آئے ہیں ان کا نام عبدالرحمٰن ہے حضور کو ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ابھی اذان ہوگی مسجد میں مل لیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور وہ الگ ملنا چاہتے ہیں۔ حضور اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر فرمایا کہ جاؤ انہیں بلالو۔ میں ان کو اندر لے گیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے اندر گئے ان کے ساتھ ایک بڑا اسرد ا، کچھ بادام، کچھ چلغوزے اور کچھ اور میوہ جات تھے وہ انہوں نے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور اس وقت ایک تخت پوش پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب اتنی تکلیف آپ نے کیوں کی۔ آپ کو تو بہت فاصلہ سے یہ چیزیں اٹھانی پڑی ہونگی۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ میں تو بڑی خوشی سے آیا ہوں۔ ریل گاڑی پر بھی کم ہی سوار ہوا ہوں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ مولوی صاحب چائے پئیں گے یا شربت؟ انہوں نے کہا کہ حضور اس وقت میں کھانا کھا چکا ہوں، آپ تکلف نہ کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں تکلیف بالکل نہیں۔ پھر مجھے فرمایا میاں غلام حسین ان کو شربت پلاؤ۔ میں اندر گیا، حضرت امّ المومنینؓ سے عرض کی۔ انہوں نے فرمایا اس وقت ٹھنڈا پانی نہیں ہے۔ بڑی مسجد کے کوئیں سے لے آئیں۔ میں نے پانی لاکر دیا۔ حضرت ام المومنین نے شربت بنا کر مجھے دیا۔ میں نے باہر آکر مولوی صاحب کو پیش کیا۔ انہوں نے ایک گلاس پیا تو حضور نے فرمایا اور پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک گلاس اور پی لیا۔ کچھ شربت بچ گیا تھا، میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ آپ بھی پی لیں۔ فرمایا نہیں لے جاؤ۔

حضرت صاحب نے بعد میں مجھے فرمایا کہ یہ بہت دور سے آئے ہیں ان کے لئے کھانا الگ تیار کیا کرو اور اچھا کھانا ان کو کھلایا کرو۔

مولوی صاحب قریباً دو ماہ قادیان رہے۔ میں ان کے لئے ایک وقت پلاؤ پکایا کرتا تھا۔ میں نے ان کی خوب اچھی خاطر مدارات کی۔ مولوی صاحب مجھ سے بہت خوش تھے اور حضرت صاحب بھی ان کی خاطر کی وجہ سے مجھ پر بہت خوش تھے۔ پھر مولوی صاحب واپس چلے گئے“۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶)

(۲) ملک غلام حسین صاحب رہتاسی کی ایک اور روایت ہے کہ:

”مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کابلی قریباً چھ ماہ یا ایک برس کے بعد پھر قادیان تشریف لائے۔ اس دفعہ بھی حضور کے لئے بہت سی چیزیں لائے۔ ان میں ایک پوستین بھی تھی۔ میں نے ان کے آنے کی حضورؑ کو اطلاع کی۔ حضرت صاحب نے انہیں اندر ہی بلالیا۔ انہوں نے وہ چیزیں اور پوستین حضور کی خدمت میں پیش کی۔

حضرت صاحب نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نے بہت تکلیف کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! یہ پوستین حضور کی خاطر لایا ہوں اور دل چاہتا ہے کہ حضور میرے سامنے پہنیں۔ حضرت صاحب کھڑے ہوگئے اور وہ پوستین پہنی وہ حضور کے ٹخنوں تک آتی تھی۔

شام کے کھانے کے دوران خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور! مولوی عبدالرحمٰن صاحب ایک پوستین لائے ہیں بڑا قیمتی اور گرم ہے اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تیار ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا ”خواجہ صاحب! آپ کو بہت پسند ہے، آپ ہی لے لیں۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا حضور بڑی مہربانی ہوگی۔ چنانچہ حضور نے وہ پوستین خواجہ صاحب کو دے دی“۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

(۳) محمد رحیم الدین صاحب احمدی، صحابی متوطن حبیب والا ضلع بجنور، یو۔پی۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ ماہ اگست ۱۸۹۶ء میں قادیان حاضر ہوکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ایک ہفتہ قادیان میں قیام کیا تھا۔ ان دنوں میں مولوی عبدالرحمٰن کابلی بھی قادیان آئے تھے اور حضور کے واسطے ایک جوڑا جوتا جو کامدار اور قیمتی تھا لائے تھے۔

محمد رحیم الدین صاحب نے احباب سے ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو انہیں بتایا گیا کہ یہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہیں جو کابل سے آئے ہیں۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

(۴) اگست ۱۸۹۷ء میں عیسائی پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک جھوٹا فوجداری مقدمہ کیا اور یہ شکایت کی کہ مرزا صاحب نے مجھے قتل کرنے کے لئے ایک آدمی بھجوایا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے لیڈر لالہ رام بھج دت اور پنجاب کے اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین صاحب

بٹالوی نے عیسائیوں سے تعاون کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ حضور کو سزا دلوائیں۔ لالہ جی نے پادری صاحب کی پیروی خود خواہش کرکے مفت کی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے رضاکارانہ طور پر عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں بیان دینے پر کمر باندھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّی مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کے مطابق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی ذلت کا سامان کمرۂ عدالت میں ہی کردیا۔ جونہی مولوی محمد حسین صاحب کمرۂ عدالت میں داخل ہوئے تو انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ولیم مانٹیگو ڈگلس سے اپنے بیٹھنے کے لئے کرسی کا مطالبہ کیا جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے منظور نہ کیا۔ لیکن مولوی صاحب نے اصرار کیا۔ اس پر ڈگلس صاحب نے مولوی صاحب کو اونچی آواز میں نہایت سخت الفاظ میں ڈانٹ پلائی۔ اس وقت عدالت میں اور اس کے کمرہ کے باہر بہت سے احمدی احباب اور دیگر لوگ موجود تھے جنہوں نے یہ توہین آمیز الفاظ سنے اور مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت کے بارہ میں پیشگوئی کے پورا ہونے کے گواہ بن گئے۔

اس موقعہ پر منجملہ اور احمدی احباب کے مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کابلی بھی عدالت کے باہر موجود تھے۔ اخبار الحکم میں اس کا ذکر ہے اور دیگر احباب کے ناموں کے ساتھ جو اس موقعہ پر موجود تھے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا نام بھی اخبار میں درج ہے۔

(اخبار الحکم ۲۰/مارچ ۱۸۹۸ء و کتاب البریہ ۔روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۹، ۳۰)

(۵) اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۹/ مئی ۱۸۹۹ء میں ایک فہرست ان احباب کی شائع ہوئی ہے جنہوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے چندہ دیا تھا۔ اس فہرست میں ایک نام اس طرح درج ہے "میاں عبدالرحمٰن صاحب کابلی"۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب ۱۸۹۹ء میں بھی قادیان آئے تھے۔ (اخبار الحکم ۱۹/مئی ۱۸۹۹ء)

(۶) جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد تحریر کرتے ہیں کہ:

"آخری دفعہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب دسمبر ۱۹۰۰ء میں قادیان آئے اور واپسی پر براہ پشاور افغانستان گئے۔ قیام پشاور کے دوران جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل کے بالاخانہ پر بیرون کابلی دروازہ رہائش رکھی اور کچھ عرصہ قیام کرکے وطن روانہ ہوئے۔ ان دنوں میں سرحدی علاقوں کے قبائلی جہاد کے نام پر بے گناہ انگریزوں کو جو سرحد میں مختلف مقامات پر رہائش رکھتے تھے ان کے ناحق قتل و خون میں مصروف رہتے تھے اور اپنے آپ کو غازی قرار دیتے تھے۔ یہ حالات دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ لکھ کر شائع فرمایا تھا جس میں اسلامی تعلیم کی رو سے جہاد کی حقیقت واضح کی گئی تھی اور مسلمانوں کو غلط قسم کے جہاد بالسیف سے منع کیا گیا تھا۔

اسی طرح انجمن حمایت اسلام لاہور اور بعض غیر احمدی علماء نے بھی اس قسم کے قتل و غارت کو غلط اور ناجائز قرار دیا تھا۔ اور اپنے موقف کی اشاعت کے لئے فتاویٰ عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں چھاپ کر انہیں قبائلی علاقوں میں تقسیم کروانے کا انتظام کیا تھا۔

مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب افغانستان جاتے ہوئے یہ رسائل اور پمفلٹس اپنے ساتھ لے گئے اور افغانستان جاکر ان کو وہاں پر تقسیم کیا اور وہاں کے علماء سے بھی اس زمانہ میں جہاد بالسیف کے بارہ میں گفتگو کی۔ اس کی رپورٹ امیر عبدالرحمٰن کو کی گئی۔ اس نے مولوی عبدالرحمٰن خان کو بلاکر بیان لیا اور پھر ان کو جیل میں ڈال دیا اور مولوی صاحب کے عقائد اور ان کتابوں کے مضمون کو اپنے خیالات کے خلاف پاکر ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ چنانچہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو جیل میں ہی دم بند کرکے شہید کردیا گیا"۔

(ملخص از رسالہ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۳۱، ۳۲۔ مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۶ء)

(۷) سید محمود احمد افغانی آف شگتہ صوبہ پکتیا کی تحقیق کے مطابق حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کی شہادت ۲۰/جون ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔

(۸) مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کی شہادت کے بارہ میں سید احمد نور بیان کرتے ہیں:

"امیر عبدالرحمٰن کے پاس کسی نے رپورٹ کی کہ مولوی عبدالرحمٰن جو منگل قوم کے ہیں اور جو آپ سے دو سو چالیس روپیہ پاتے ہیں کسی غیر ملک میں چلے گئے ہیں۔ امیر عبدالرحمٰن خان کی طرف سے گورنر خوست کے نام حکم نامہ پہنچا کہ مولوی عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا جاوے۔

گورنر نے شہید مرحوم کو اطلاع دی کہ ایسا حکم امیر کی طرف سے آیا ہے۔ جب مولوی عبدالرحمٰن کو معلوم ہوا تو وہ چھپ گئے۔ اس کے بعد دوبارہ حکم ہوا کہ اس کا مال و اسباب ضبط کیا جاوے اور اس کے تمام اہل و عیال کو یہاں بھیج دیا جائے۔ جب مال و اسباب ضبط ہو گیا اور اہل و عیال کو کابل بھیجا گیا۔ تو عبدالرحمٰن شہید خود امیر کے پاس چلا گیا۔ امیر نے پوچھا کہ تم غیر علاقہ میں کیوں گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ سرکار کی خدمت کے لئے قادیان گیا اور جس شخص نے دعویٰ مسیحیت کا کیا ہے اس کی کتابیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ امیر نے ان سے کتابیں لے کر ان کو قید میں بھیج دیا۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کہاں گئے اور کیا حال ان کا ہوا یا اندر ہی غائب ہو گئے۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے اور افواہ اس کی یہ ہے کہ ان کے منہ پر تکیہ رکھ کر ان کا سانس بند کرکے مار دیا گیا"۔

(حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کے چشم دید واقعات۔ حصہ اول صفحہ ۴، ۵)

سید احمد نور نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ ڈیڑھ دو ماہ قید خانہ میں رہے اور پھر قید خانہ میں ہی شہید کردئے گئے"۔ (قلمی مسودہ صفحہ ۱۲)

مولوی عبدالرحمن خان صاحب کی شہادت کی اطلاع قادیان میں ملنا

اگرچہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو ۲۰/جون ۱۹۰۱ء کو کابل میں شہید کردیا گیا تھا لیکن ان کی شہادت کی اطلاع قادیان آکر مولوی عبدالستار خان معروف بہ بزرگ صاحب نے نومبر ۱۹۰۱ء میں دی۔ اس بارہ میں اخبار الحکم رقمطراز ہے:

"خوست علاقہ غزنی سے حضرت اقدس کے ایک مخلص مرید مولوی عبدالستار صاحب مع اپنے تین رفیقوں کے تشریف لائے۔ مولوی عبدالستار صاحب کی زبانی ہمیں معلوم کرکے از بس افسوس ہوا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص دوست مولوی عبدالرحمٰن صاحب جو اس علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا موجب ہوئے کسی ناخداترس کے اشارہ سے شہید کئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"۔

(اخبار الحکم ۲۴/نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵)

مولوی عبدالرحمن خان صاحب کی شہادت کے بعد حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کا شہر کابل میں قیام

سید احمد نور کا بیان ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی شکایت بھی امیر عبدالرحمٰن خان کے پاس کی گئی۔ کیونکہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد تھے۔ امیر عبدالرحمٰن خان نے آپ کو کابل بلوالیا اور آپ نے وہاں رہائش اختیار کرلی۔ مستوفی الملک مرزا محمد حسین کوتوال آپ کا نگران تھا۔ کابل میں آپ کے شاگرد اور اہل و عیال بھی ساتھ تھے۔

کابل میں آپ نے تدریس کا کام جاری رکھا۔ آپ ایک مسجد میں تعلیم دیا کرتے تھے جو شور بازار کے آخر میں واقع تھی۔

(ملخص از قلمی مسودہ صفحہ ۱۶، ۱۷)

مولانا عبدالستار خان صاحب کا بیان آپ کے کابل جانے کے بارہ میں کچھ مختلف ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز والیٔ خوست نے صاحبزادہ صاحب سے ذکر کیا کہ اس ملک میں بڑا بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ لوگ شیطان سیرت ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کا کوئی دشمن آپ کی شکایت امیر عبدالرحمٰن خان کے پاس کردے اور وہ آپ کو کابل بلوائے اس لئے بہتر ہے کہ آپ خود ہی امیر کے پاس ہو آئیں تاکہ کوئی آپ کی رپورٹ نہ کرسکے۔ آپ معزز اور پوزیشن والے آدمی ہیں آپ سے مل کر امیر بہت خوش ہوگا اور آپ سے عزت و احترام سے پیش آئے گا۔ چنانچہ آپ کچھ آدمیوں کے ساتھ کابل چلے گئے۔ وہاں ان دنوں امیر کا دربار رات کو ہوا کرتا تھا۔ آپ چند دن کابل میں ٹھہرے۔ جب دربار میں حاضر ہوئے تو امیر عبدالرحمٰن خان آپ سے مل کر بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ کے بارے میں مجھے رپورٹیں تو ملی تھیں مگر میں نے ان کو نظرانداز کردیا اور میں آپ کے آنے سے بہت خوش ہوا ہوں۔ جب امیر سے ملاقات ہو چکی تو صاحبزادہ صاحب کو گھر واپس جانے کا خیال آیا لیکن بعض درباریوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ امیر قابو میں نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ گھر پہنچیں اور پیچھے آپ کو واپس بلانے کے لئے آدمی بھجوادئے جائیں، اس لئے بہتر ہے کہ آپ یہیں ٹھہر جائیں۔ اس پر آپ نے امیر عبدالرحمٰن خان سے کہا کہ میں کابل میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر امیر نے اس پر بہت پسندیدگی کا اظہار کیا اور آپ کابل میں رہنے لگے"۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۴، ۱۵)

امیر عبدالرحمن خان کی وفات

مولوی عبدالرحمٰن خان ۲۰/جون ۱۹۰۱ء کو شہید کئے گئے۔ اس کے جلد بعد امیر عبدالرحمٰن خان پر فالج کا حملہ ۱۰/ستمبر ۱۹۰۱ء کو ہوا جس سے اس کا داہنا پہلو بے کار ہو گیا۔ ماہر ڈاکٹروں اور طبیبوں نے اس کے علاج میں بہت کوشش کی لیکن اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔

امیر عبدالرحمٰن، حضرت صاحبزادہ صاحب کو بزرگ سمجھتا تھا اس واسطے اس بیماری میں اس کی خواہش تھی کہ آپ اس کے پاس موجود رہا کریں۔ چنانچہ آپ روزانہ امیر کو ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ امیر کو دیکھ کر آئے تو سید احمد نور سے فرمایا کہ امیر سخت بیمار ہے، جانے والا ہے، صرف آج کی رات زندہ رہے گا۔

صبح حضرت صاحبزادہ صاحب کو بلوایا گیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT

خطبہ جمعہ

دو شفاؤں شہد اور قرآن کو تھامے رکھو

مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے

شہد کی مکھی کے نظام کا نظامِ خلافت سے بھی تعلق ہے۔ ایک مرکزی وجود کا حکم ماننا اور اس سے وابستہ رہنا۔ شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی اس لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح مومن بھی کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔

شہد کے متعلق مزید تحقیق کے لئے احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳۱ر مارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۳۱ر امان ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ. ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا. یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ . اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾۔

(سورة النحل آيات ۶۹۔۷۰)

پچھلے دنوں کچھ ایسے خطوط ملتے رہے ہیں جن کے نتیجے میں آج شہد کی مکھی اور اس کے معجزات کے تعلق میں جو خدا تعالیٰ نے اس میں وحی کئے، ان کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ اس کا بہت گہرا تعلق نظام خلافت سے بھی ہے اور غالباً لکھنے والوں نے یہی وجہ ہے کہ مجھے متوجہ کیا کہ دیر ہو گئی اس مضمون پر خطبہ نہیں دیا گیا اس لئے اب اس کو بھی اگرچہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مگر دوبارہ یاددہانی کے لئے دوستوں کے سامنے بیان کیا جائے۔

جو آیات کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

اس تعلق میں سب سے پہلے تو میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کے بعد پھر مزید اس مضمون پر سائنسی لحاظ سے جو مختلف لوگوں نے تحقیق کی ہے اس کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے (ﷺ) یقیناً ایک مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المكثيرين من الصحابة)

ایک اور حدیث سنن ابن ماجہ میں یوں بیان ہوئی ہے، بخاری میں بھی یہی حدیث ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں، شہد اور قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

(سنن ابن ماجه كتاب الطب۔ بخاری كتاب الطب باب العسل)

شہد کی شفا اکثر بدنی ہے اور قرآن کی شفا اکثر روحانی ہے اور بدنی شفا کے ساتھ شہد ایک قسم کی روحانی شفا بھی عطا کرتا ہے لیکن غور و فکر کرنے والوں کے لئے۔ تو اس میں دو باتیں ہیں جن کو مضبوطی سے تھام لو۔ قرآن کریم میں تمام روحانی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔ اور شہد میں اگر تحقیق کی جائے اور اس کے سارے پہلوؤں پر غور سے نظر ڈالی جائے تو ہر قسم کی بدنی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں بخاری کتاب الاطعمۃ میں کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز پسند فرماتے تھے اور خصوصیت سے شہد کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری کتاب الطب میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو اسہال کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا۔ پھر آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مَیں نے اُسے شہد پلایا ہے مگر اس کے اسہال میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے پھر اُسے شہد پلایا اور پھر واپس آکر کہنے لگا: مَیں نے اُسے شہد پلایا ہے مگر اُس نے تو اُس کے اسہال میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے مگر تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے، جا اور اسے اور شہد پلا۔ اس پر اُس نے اُسے مزید شہد پلایا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(بخاری و ترمذی کتاب الطب)

اب اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ شہد سے بہت سی چیزوں کا علاج ممکن ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر شہد ہر بیماری کا علاج کر سکے۔ اس کے متعلق بہت سی تحقیقات شائع ہو چکی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے اس کے رنگ مختلف ہیں اور وہ پھول مختلف ہیں جن سے وہ رس چوستی ہے اور وہ علاقے مختلف ہیں جن جگہوں پہ وہ پھول ملتے ہیں اور پھر ان علاقوں کی اپنی اپنی تاثیرات اور موسم ہیں جن کا ان پھولوں پر اثر پڑتا ہے یا ان پھلوں پر اثر پڑتا ہے جن سے شہد کی مکھی رس چوستی ہے۔ تو ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے اتنا کہ پوری کائنات سمائی ہوئی ہے اس مضمون میں۔ تو قرآن کریم کی یہ دو آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں مضامین بہت وسیع ہیں۔

وحكى النَّقاش عن ابى وَجْرَةَ انه كان يكتحل بالعسل۔ اس پوری حدیث کا ترجمہ یہ ہے نقاش ابی وجرہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابی وجلہ شہد کو بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال کرتے تھے۔ یہاں ابی وجرہ کے متعلق صحابی ہونے کا ذکر نہیں ملتا مگر اس روایت کے بعد ایک صحابی کی روایت بھی ہے جو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس پانی لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا۔

{مُبَارَكًا کے وقف سے متعلق حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا}: کیونکہ بعض قراء بہت زور دیتے ہیں اس بات پر کہ جب آخر لفظ پڑھا جائے تو تنوین

نہیں پڑھتی تو قراء نے اس بارہ میں بہت ہی پیچ دار مسائل بنالئے ہیں جن کا احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا اور عربوں کا دستور تلاوت کرنے کا اس میں بہتر یہی ہے کہ جو قراء کہتے ہیں جہاں رکا جائے وہاں رک جانا چاہئے، جہاں تنوین نہیں پڑھنی چاہئے وہاں نہیں پڑھنی چاہئے مگر اس پر بہت زیادہ زور دینا بھی جائز نہیں کیونکہ بسا اوقات ایک قرآن پڑھنے والا معانی پر غور کررہا ہوتا ہے اور یہ نکتے جو چھوٹے چھوٹے تنوین کے ہیں وہ فراموش ہو جاتے ہیں۔ اور جب خیال آتا ہے تو اس کے مطابق بھی کرتا ہے تو اس لئے ایسی باتوں پر اتنا زور دینا کہ معانی غائب ہو جائیں یہ درست نہیں ہے۔ بہر حال اب میں روایت عرض کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا۔ پھر فرمایا شہد لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ۔ پھر زیتون کا تیل لاؤ کیونکہ یہ ایک برکت والے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر پانی شہد اور زیتون کے تیل کو انہوں نے ملا دیا۔ پھر اسے پی گئے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جس بیماری کے لئے آپ نے اسے استعمال کیا اس سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ لکمال الدین محمد بن موسی الدمیری جزء ثانی زیر لفظ النحل)

اب میں سائنس دانوں کی تحقیقات سے متعلق کچھ گزارشات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یورپ میں شہد کے بارہ میں پہلا تحریری ریکارڈ ایک پینٹنگ (Painting) سے ملا ہے جو سپین کے صوبہ Valencia کے ایک شہر Bicorp کے نزدیک ایک غار سے ملی ہے۔ جس میں ایک شخص کو شہد کے چھتے سے شہد اکٹھا کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر ماہرین کے خیال کے مطابق سات ہزار سال قبل مسیح کی ہے۔

("The Hive and the Honey Bee" Edited by Dadent & sons Publishers of the American Bee Journal 8th edition 1986)

ایک زمانے میں مصر اور سیریا یعنی شام اور عراق میں شہد کو مردوں کو حنوط کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک مسلمان مصنف عبداللطیف نے ایک بچے کا کیس بیان کیا ہے جس کا جسم شہد کے ایک بڑے مرتبان میں محفوظ کیا گیا تھا اور وہ اسی طرح بالکل محفوظ تھا حالانکہ اس کو حنوط ہوئے مدتیں گزر چکی تھیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس زیر لفظ Honey) قدیم مصر کے حکماء بھی لاشوں کو محفوظ کرنے کی خاطر شہد کا استعمال کیا کرتے تھے۔ کھدائی کے دوران مقبروں سے شہد کی کپیاں برآمد ہوئی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی یہ شہد انسانی استعمال کے قابل تھا۔ چنانچہ سائنس دانوں نے ان کپیوں کے شہد کو پی کے دیکھا وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اس میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ (Honey & Health page 18 published by Thorsons Publishing Group)

ماہرین کہتے ہیں کہ قازقستان میں چنگار الا تاؤ کی ایک پہاڑی ہے اس میں جو شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں ان کا دل کے زخموں کو مندمل کرنے سے گہرا تعلق ہے۔ دل کے دورہ سے بچاؤ کے لئے بہت اچھا ہے۔ جب دل کا دورہ پڑ گیا ہو تو اس کے بعد بھی یہاں کا ان پہاڑیوں کا جو شہد ہے وہ دل کے زخموں کو مندمل کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک خاص قسم کی وہاں بوٹی پائی جاتی ہے جس کا نام ہے زی زی کورابونگی۔ یہ شہد کی مکھی اس بوٹی کے پھلوں پھولوں کا رس چوستی ہے تو اس سے یہ سارے اثرات جن کا ذکر کیا گیا ہے اور تفصیلی ذکر میں نے چھوڑ دیا ہے مگر بڑی تفصیل سے یہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ کس طرح سائنس دانوں نے تحقیق کی، کتنے مریضوں پر تحقیق کی، ان میں سے کتنے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بچ گئے جبکہ ایسے مریض جن کو شہد نہیں دیا گیا، یعنی اس بوٹی کا شہد، ان میں اموات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ (رسالہ سوویت یونین شمارہ نمبر ۱۱۔ ۱۹۸۹ء۔ دفتر ادارہ ۱۰۳۷۷۲ ماسکو ۳ گ س پ ۸)

شہد اور زخم کے مضمون پر Mr. P. J. Armo جو کرسچین میڈیکل سنٹر Kalimanjaro (تنزانیہ) کے ماہر امراض نسواں ہیں انہوں نے ایک رسالہ Tropical Doctor کی اپریل ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اپنا تجربہ یوں بیان کیا کہ ایک پچیس سالہ مریضہ جسے

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

گہرا بیڈ سور (Bedsore) تھا یعنی مریضہ یا مریض جب لیٹے رہتے ہیں تو پیٹھ کے اندر بعض دفعہ اسی کروٹ لیٹے رہنے کی وجہ سے ایسے گہرے سورز پیدا ہو جاتے ہیں، جن کا علاج بہت مشکل ہے اور بعض دفعہ اصل بیماری کی بجائے اسی سور سے لوگ مر جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ پچیس سالہ سرجری کے تجربہ کے دوران ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی جس کو گہری اندرونی بیماری تھی اور اس کو بیڈ سور بھی تھا یا بیڈ سور بھی تھے تو انہوں نے پہلے اس پر شہد استعمال کیا تا کہ بیڈ سور ان کا خیال تھا شہد کے اثر سے ٹھیک ہو جائیں گے لیکن جب آپریشن سے پہلے دوبارہ دیکھا اور مریضہ کا مکمل امتحان لیا تو حیران رہ گئے کہ بیڈ سور تو خیر ٹھیک ہو گئے اصل بیماری بھی غائب ہو گئی، اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

اسی طرح ایک بیس سالہ مریضہ کا ذکر کرتے ہیں جو لیپراٹومی (Laparotomy) کے زخم کی وجہ سے بیمار تھی اور کسی اینٹی بائیوٹک دوا یعنی پنسلین وغیرہ کا وہ بیماری رد عمل ظاہر نہیں کرتی تھی۔ ہر قسم کی دوائیں جو اینٹی بائیوٹک کہلاتی ہیں اس پر استعمال کی گئیں مگر قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوا اس پر تجربۃً شہد صاف پٹی پر لگا کر اسے پٹی کر دی گئی۔ دو ہفتوں کے بعد مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر گھر چلی گئی اور کسی قسم کی کوئی اینٹی بائیوٹک استعمال نہیں کرنی پڑی۔

(Honey & Health by Laurie Croft pp89. Thorsons Publishing Group *Wellingborough.Northemptonshire Rochester Vermont 1987)*

کینسر کے متعلق بھی شہد میں حیرت انگیز شفا کا مواد موجود ہے۔ ضمناً میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ آج کل جو جینز بدلنا اور ان کے کیریکٹر کو تبدیل کرنا ایک قسم کا جنون ہے جو ڈاکٹروں پر سوار ہے تو ایک ڈاکٹر نے امریکہ میں حال ہی میں ایک ایسی جین پر تجربہ کیا جس کو خاص تراشا گیا تھا سائنسی آلوں کے ذریعہ، جس کے نتیجہ میں اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے کینسر کا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے اور ابھی خبر آئی ہے کہ وہ ڈاکٹر کینسر سے ہی مارے گئے۔ تو اللہ کی شان ہے کہ جب خدا چاہے تو جس چیز کا کوئی موجد ہے اسی بیماری سے مر بھی جاتا ہے بہر حال یہ جو میں اب کینسر کی بات کر رہا ہوں اسی میں تجربے ہوئے ہیں۔

ایک سٹڈی فار بر کینسر انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اس کے جو تجارب ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مکھیاں پالنے والوں میں کینسر کی شرح دوسرے افراد سے بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ اس سروے میں شہد کی مکھیاں پالنے والے ۵۸۰ افراد کی تحقیق کی گئی جن کی موت ۱۹۵۰ء سے لے کر ۱۹۷۸ء کے درمیان ہوئی تھی ان میں کینسر سے وفات پانے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی یعنی اتنی معمولی تھی کہ قابل ذکر نہیں۔ (Honey And Health by Laurie Croft pp98)

آنکھ کے کینسر سے متعلق، جو ناسور ہو جاتا ہے آنکھ کا اور عموماً ایلو پیتھک ماہرین کے نزدیک اس کا کوئی علاج نہیں اس کے متعلق یہ ایلو پیتھک تحقیق ہی کا نتیجہ شائع ہوا ہے کہ اگر بہترین خالص شہد کی سلائی آنکھ میں پھیری جائے تو پہلے دو تین دن تو اس سے کچھ اریٹیشن (Irretition) پیدا ہوتی ہے یعنی وہ شہد چبھتا ہے زخم پر لیکن پانی بہتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ چبھن بھی بند ہو جاتی ہے اور مریض مکمل طور پر شفا پا جاتا ہے اور کینسر کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

شہد کی تیاری میں شہد کی مکھی ایک ایسے مواد کو استعمال کرتی ہے جسے پراپلس (Propolis) کہا جاتا ہے۔ یہ شہد کی مکھی خود ہی درختوں سے چوس کر یہ گوند نما مواد اکٹھا کرتی ہے اور اس کو اپنے چھتے کے ہر سوراخ کے ارد گرد ملتی ہے۔ چھتے کے کنارے پر بھی ملتی ہے اور چھتوں کے جو سوراخ ہیں ان کو بڑا چھوٹا کرنے کے لئے ضرورت پڑے تو اس کے اندر مل دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز شفا رکھنے والا مواد ہے کہ سائنس دان حیران ہیں کہ شفا اس میں آئی کہاں سے اور شہد کی مکھی یہ خود ہی اکٹھا کرتی ہے۔

اس تحقیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ فرانس میں اس معاملے پر تحقیق ہو رہی تھی کہ مختلف اڑنے والے کیڑے مختلف جراثیم اپنے پاؤں کے ذریعہ مختلف جگہ پھیلاتے ہیں تو جب یہ تحقیق کرنے والے شہد کی مکھی تک پہنچے تو حیران رہ گئے کہ اس کے پاؤں میں کسی قسم کے کوئی جراثیم موجود نہیں تھے۔ حیرت انگیز انکشاف تھا۔ تو انہوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ Propolis جس کا میں نے ذکر کیا ہے شہد کی مکھی یہ بناتی ہے چھتے کے کنارے پر بھی لگاتی ہے وہاں بیٹھ کر پھر اندر جاتی ہے پھر باہر نکلتے وقت اسی چھتے کے کنارے پر بیٹھتی ہے پھر اڑ کے جاتی ہے۔ تو یہ جو جراثیم کا فقدان ہے یہ اس پراپلس کی وجہ سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو شہد پر تحقیق کا بہت شوق تھا اور میں نے بھی شہد کی طرف جو زیادہ توجہ کی ہے وہ آپ کی ہی وجہ سے، آپ ہی کی تربیت کے نتیجہ میں مجھے اس کا موقع نصیب ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزا دے۔ انہوں نے جو پراپلس کی مجھے باتیں بتائیں

کہ پراپلس میں اتنی شفا ہے اس کو میں نے وقف جدید کے دوران اپنے ایک مریض پر تجربہ کر کے دیکھا۔ ایک صاحب آیا کرتے تھے وہ اپنے ناک کو ہمیشہ کپڑے سے ڈھانک کے رکھتے تھے۔ تو مجھے تعجب ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ناک کو کپڑے سے کیوں ڈھانکا ہوا ہے، ہمیشہ ڈھانکتے ہیں۔ تو انہوں نے اتار کر دکھایا تو ناک کے اوپر اتنا خوفناک زخم تھا کہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا، کچا خون ناک میں نظر آرہا تھا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ بیان نہیں کیا جاسکتا کتنا دھکا لگتا تھا انسان کو دیکھ کر، تو انہوں نے کہا یہ چیز ہے۔

میں نے ہومیوپیتھک دوائیں ان پر استعمال کرنی شروع کیں لیکن کوڑی کا بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس پر مجھے خیال آیا پراپلس کا تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے کچھ پراپلس مانگ کے رکھی ہوئی تھی وہ میں نے ان کو کہا کہ اپنے ناک کے زخم کے اوپر لگائیں اور کچھ دن کے بعد آئے تو کیڑا اوپڑا سب غائب، اس بیماری کا نام ونشان بھی باقی نہیں تھا۔ تو یہ شفاء للناس شہد ہی میں نہیں بلکہ اس کے متعلقات میں بھی ہے۔

شہد کی مکھیوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک Apis Florea جو جنوبی ایشیا کی شہد کی چھوٹی مکھی ہوتی ہے اور اسے Dwarf Honey Bee بھی کہتے ہیں یعنی بونی ہنی بی۔ یہ جو پراپلس ہے یہ شہد کو چیونٹیوں سے بچانے کے کام بھی آتی ہے۔ چیونٹیاں جب شہد کے چھتے کی طرف جاتی ہیں تو اس سے چمٹ جاتی ہیں، ان کے پاؤں اس سے چمٹ جاتے ہیں اور وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

۱۹۶۰ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے رشین سائنسدانوں کے متعلق کہ انہوں نے شہد کو ایگزیما کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور شہد کے خاص قسم کے مرکب بنا کر انہوں نے جو تجربے کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسے ایگزیمے جن کو کسی دوسری دوا سے شفا نہیں ہوتی تھی شہد کے اس مرکب کے استعمال سے شفا پاگئے۔ یہ پراپلس جس کی میں بات کر رہا ہوں کیمیاوی لحاظ سے بالکل معمولی چیز ہے اور یقین نہیں آتا کہ اس میں ایسی شفا کا مواد ہوگا۔

(The Hive and the Honey Bee pp 235-237)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت ہی دلچسپ بات بتاتے ہیں ۔ "مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہ۔ عربوں نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہے کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں چار سو مختلف نام ہیں"۔ اب یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے یہ اتفاق نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ عربوں نے جو چار سو مختلف اقسام کے شہد دریافت کئے۔ عربی زبان میں چار سو نام ہیں شہد کے جو الگ الگ قسم کو ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب اپنی کتاب "میراحج بیت اللہ" میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کھانے کے معاملے میں بہت پرہیز کیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو کچھ ذیابیطس کی شکایت تھی۔ آپ دوائی استعمال کرنا نہیں پسند کرتے تھے اور سخت کنٹرول کے ذریعہ سے آپ اپنا علاج خود کر لیا کرتے تھے مگر چائے وغیرہ میں ایک چمچہ بھر شہد ضرور استعمال کرتے تھے۔ تو کیوسی صاحب کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے، آپ شہد پی لیتے ہیں۔ تو آپ نے بڑی پدرانہ شفقت سے مسکراتے ہوئے فرمایا: ڈاکٹر صاحب جب بھی میں ایک شہد کا چمچہ کھاتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ مجھے دو ہزار بار الحمدللہ پڑھنا چاہئے۔ دو ہزار کا کیوں خیال آیا آپ کو۔ کیونکہ پیشتر اس کے کہ اتنی سی خوراک میرے دستر خوان پر آئی اسے تیار کرنے کے لئے دو ہزار شہد کی مکھی مزدوروں نے دن رات کام کیا۔ ایک چمچہ شہد کے لئے مکھی کتنی محنت کرتی ہے، کتنی اڑانیں اڑتی ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے غور کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح تو ہمیں گویا ہر شہد کا چمچہ استعمال کرتے وقت دو ہزار دفعہ الحمدللہ پڑھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس نے ہمارے لئے اس قسم کے دنیا میں بے شمار نوکر بنا رکھے ہیں۔

سید عبدالحی شاہ صاحب کی ایک بڑی دلچسپ روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن تشریف لے جارہے تھے تو انہی دنوں ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ میں مرہم عیسیٰ کے بارہ میں میرا ایک مضمون (یعنی سید عبدالحی شاہ صاحب کا ایک مضمون) شائع ہوا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے مجھے بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا مرہمِ عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا بھی کوئی دخل ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ مرہمِ عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا کوئی دخل نہیں اور عرض کیا کہ مرہمِ عیسیٰ کے بارہ اجزاء میں شہد شامل نہیں۔ لیکن جلد ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کیونکہ جب مرہمِ عیسیٰ کے اجزاء پر دوبارہ غور کیا تو یہ سارے اجزاء شہد کی مکھی کے چھتے کی موم میں ملائے جاتے ہیں اور اس سے یہ شفا کا اثر مرہمِ عیسیٰ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ میں نے جب ذکر کیا تو حضورؒ کا چہرہ کھل اٹھا اور فرمایا کہ اب مسئلہ حل ہو گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ امر ضروری ہے کہ وحیٔ شریعت اور وحیٔ غیر شریعت میں فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز میں تو جانوروں کو جو وحی ہوتی ہے اس کو بھی مدنظر رکھا جاوے۔ بھلا آپ بتلاویں کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے وَ اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ تو اب آپ کے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے...... جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہیں ہوئی تو انسانوں پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے"۔

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۳۳۔ بتاریخ ۴ر ستمبر ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۲۵۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ شہد اُن میں سے نہیں ہے۔ آم وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے، سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تجربوں کا بہت شوق تھا اور چونکہ شہد کا ذکر قرآن کریم میں تھا اس لئے آپ نے ایک دلچسپ تجربہ کیا جو اور کسی سائنسدان کو نہیں سوجھا کہ آپ نے ایک دفعہ انڈے کو شہد میں رکھ دیا دیکھنے کے لئے کہ اس پر کیا اثر ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ "سفیدی انجماد پا کر پتھر کی طرح سخت ہو گئی"۔ یعنی اتنی سخت کہ زور سے چیز مارنے سے بھی وہ ٹوٹتی نہیں تھی لیکن اندر زردی ویسی ہی رہی۔ (البدر جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۳۔ ۱۶ر فروری ۱۹۰۴ء)۔ تو یہ کیا خواص ہیں اس کے، ان کو ہم ابھی نہیں سمجھ سکتے لیکن یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا تجربہ ہے۔

اب آپ دیکھئے کہ شہد میں قدرتی پھلوں کی مٹھاس کے علاوہ جو قدرتی نمکیات موجود ہوتی ہیں ان میں ایلومینیم بھی ہے، بیریم بھی ہے، بریلئم بھی ہے، آیوڈین بھی، آئرن یعنی لوہا بھی، پوٹاش، میگنیشیم، کیلشیم، سوڈیم، کلورین، فاسفورس، سلفر اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کیمیاوی مرکبات ہوتے ہیں تو ان ساری چیزوں میں غیر معمولی شفا ہے اور جتنی ہلکی تعداد میں پائی جاتی ہیں ان کا گویا کہ ہومیوپیتھک اثر ظاہر ہوتا ہے اور ردِّ عمل کے طور پر یہ دوائیں کام کرتی ہیں۔ جہاں تک تیزابوں کا تعلق ہے اس میں ایپل ایسڈ، لیمن ایسڈ، لیکٹک (Lactic) ایسڈ، ٹارچک (Tarchic) ایسڈ، ایگزیلک (Oxalic) ایسڈ وغیرہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک وٹامنز کا تعلق ہے اس میں B6,B2,B1، وٹامن سی، وٹامن ای، وٹامن ایچ اور وٹامن کے اور B&J اور کیروٹین (Carotene) موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کی ہارمونز بھی شہد کے اندر ملتی ہیں۔

اب ایک پورا جہان ہے تحقیق کا۔ تحقیق ان لوگوں نے کی ہے جو قرآن کے قائل نہیں۔ لیکن ان کو علم نہیں کہ قرآن کریم نے اس حیرت انگیز نظام کا مختصر دو آیات میں ذکر فرما دیا تھا۔ اب اس کی ملکہ اور نر کا جو حصہ ہے شہد کی مکھیوں میں اور خدمتگار مکھیاں جو مادہ ہوتی ہیں ان کا ذکر سنئے، وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ بچے صرف ملکہ دیتی ہے جو ایک دن میں اتنے انڈے دے دیتی ہے کہ اس کے سارے جسم کا وزن ان انڈوں کے برابر ہوتا ہے حالانکہ بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی خوراک صرف رائل جیلی ہے اور کوئی چیز نہیں کھاتی۔ اس کو رائل جیلی اس کے لئے خاص طور پر بنا کر شہد کی مکھیاں اس کے حضور پیش کرتی رہتی ہیں۔

اب دیکھئے کس طرح قانون قدرت یعنی خدا تعالیٰ کا نظام کام کر رہا ہے اور اس میں جو جسمانی وراثت کا قانون ہے وہ بالکل کام نہیں کرتا، اس کو کوئی دخل ہی نہیں ورنہ جس قسم کی ماں ہے ویسے بچے پیدا ہونے چاہئیں لیکن ویسے نہیں ہوتے۔ اور ایک عجیب بات کہ جو انہوں نے معلوم کی ہے وہ یہ ہے کہ شہد کی ملکہ مکھی کے جبڑے میں تیز کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں جبکہ دوسری مکھیوں کے جبڑوں میں کوئی دانت نہیں ہوتا اور پیدائش سے لے کر مرنے تک ان کے کوئی دانت نہیں ہوتا۔

اب وہ جو Droanes ہیں جو نر ہوتے ہیں وہ بھی بالکل بغیر دانت کے ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں ڈنک بھی کوئی نہیں ہوتا۔ ملکہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ بار بار ڈنک مار سکتی ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے کئی دفعہ ڈنک چلا سکتی ہے لیکن جو دوسری شہد کی مکھیاں ہیں جن کو ڈنک خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہوا ہے وہ ایک دفعہ مارنے کے بعد پھر خود بھی مر جاتی ہیں کیونکہ ڈنک ان کے اندر سے جسم کے وہ حصے باہر کھینچ لیتا ہے جس پر ان کی بقا ہوتی ہے اور وہ اس کے بعد زندہ نہیں رہ سکتیں۔ صرف شہد کی ملکہ ہے جو بار بار ڈنک مار سکتی ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اب ایک چھتے میں ذرا اندازہ کریں کہ کتنے گھر بنانے پڑتے ہیں شہد کی مکھی کو۔ ایک چھتے میں ایک ہزار یا اس سے زائد کام کرنے والی مکھیاں ہر قسم کی موجود ہوتی ہیں۔ چھتے کا ہر سیل چھ جہتوں پر مشتمل ہوتا ہے، چھ کونے ہیں اس کے اور آپس میں ان کی دیواروں کے زاویے حیرت انگیز طور پر برابر ہیں۔ سائنس دانوں نے تحقیق کی ہے اور حیران ہو گئے ہیں دیکھ کر کہ

ان کے زاویوں میں کوئی فرق نظر نہیں آیا، زیرو، زیرو، زیرو something، اتنا فرق ہے جو حیرت ہے کہ ناپا کیسے۔ جو نر مکھے ہیں ان کا بتایا ہے کہ ڈنک نہیں ہوتا اور وہ کھانا خود نہیں کھا سکتے بلکہ شہد کی مکھیاں خدمت کے طور پر اس کو کھانا کھلاتی ہیں۔

اب انڈہ دیتے وقت ملکہ فیصلہ کرتی ہے کہ کتنے نر بنانے ہیں، کتنے مادہ اور اس کے فیصلے کے مطابق ہی یہ سب آگے چلتا ہے۔ تو جو عام قانون قدرت چل رہا ہے ہر جگہ دنیا میں کہ جو ماں باپ کے اندر خصوصیات ہیں وہ اگلے بچوں میں منتقل ہوں یہاں بالکل نہیں ہوتیں اور ملکہ کا فیصلہ یہ کام کرتا ہے۔ کیسے فیصلہ کرتی ہے؟ کوئی دنیا کا سائنس دان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔

اب ان کی گفتگو کا جو نظام ہے اس کے متعلق میں چند باتیں کروں گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو بالکل صحیح پیغام دے سکتی ہیں یعنی جب سمجھیں کہ جو ان کی پھولوں یا پھلوں کی جگہ تھی، جہاں سے رس چوسا کرتی تھیں اس میں کمی آگئی ہے تو پھر ورکرز بیز (Workers Bees) کو بھجوایا جاتا ہے کہ وہ باہر جاکر تلاش کریں یا جب نیا چھتہ بنانا ہو اس وقت ورکرز بیز (Workers Bees) جا کے مناسب جگہ ڈھونڈتی ہیں کہ کس جگہ پر چھتہ بنانا بہتر ہوگا۔ جب وہ واپس آتی ہیں تو چھتے کے اندر ایک قسم کا ناچ کرتی ہیں اور ناچ کے ذریعہ وہ ساری مکھیاں باقی غور سے ان کو ان کو دیکھ رہی ہوتی ہیں، ان کے ناچ کو کہ کیا پیغام دے رہا ہے۔ ناچ کے ذریعہ وہ یہ بتا دیتی ہیں کہ فلاں جگہ شہد کے مواد کے لئے بہت اچھی ہے وہ دو سو پچھتر فٹ پر واقع ہے اور اس سمت میں واقع ہے اور اگر پہاڑی علاقہ ہو تو اوپر اٹھ کے جانا چاہئے مکھیوں کو اس کو ڈھونڈنے کے لئے یا نیچے جانا چاہئے۔ غرضیکہ ہر چیز وہ اس ناچ کے ذریعہ بتا دیتی ہے۔ اب اس میں جو اور عجیب و غریب باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ ناچ اس طرح کرتی ہیں کہ اندر کی طرف منہ کر کے وہ ناچتی ہیں، گھومتی جاتی ہیں، پھر واپس جاتی ہیں، پھر گھومتی جاتی ہیں اور باقی مکھیاں غور سے دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ کیا کر رہی ہے اور ان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کیا پیغام دیا ہے۔ اگر پھل یا پھول بہت دور ہوں تو پھر وہ یہ ناچ ٹکڑوں میں کرتی ہیں مطلب یہ ہے کہ ایک اڑان ختم ہو جائے گی پھر دوسری اڑان، پھر تیسری اڑان، پھر چوتھی اڑان۔ غرضیکہ بہت فاصلہ پر وہ جگہ موجود ہے جہاں پھل پھول وغیرہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اب یہ عجیب و غریب ایک اور بات اس میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ سائنس دانوں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر شہد کے چھتے میں مکمل اندھیرا ہو، کوئی روشنی کی شعاع، ایک ذرہ بھی اندر نہ پہنچتی ہو تب بھی شہد کی مکھیاں وہ ناچ کرتی ہیں اور دیکھنے والی مکھیاں بالکل صحیح اس ڈانس کا نتیجہ نکال رہی ہوتی ہیں۔ وہ نتیجہ نکال لیتی ہیں کہ یہ جو ناچ ہے یہ ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے حالانکہ بالکل نظر نہیں آسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص نظر بھی عطا فرمائی ہے جس کا سائنس دانوں کو علم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے۔ اور بہت تحقیق کے باوجود اس بارے میں ان کو اپنی ہار تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

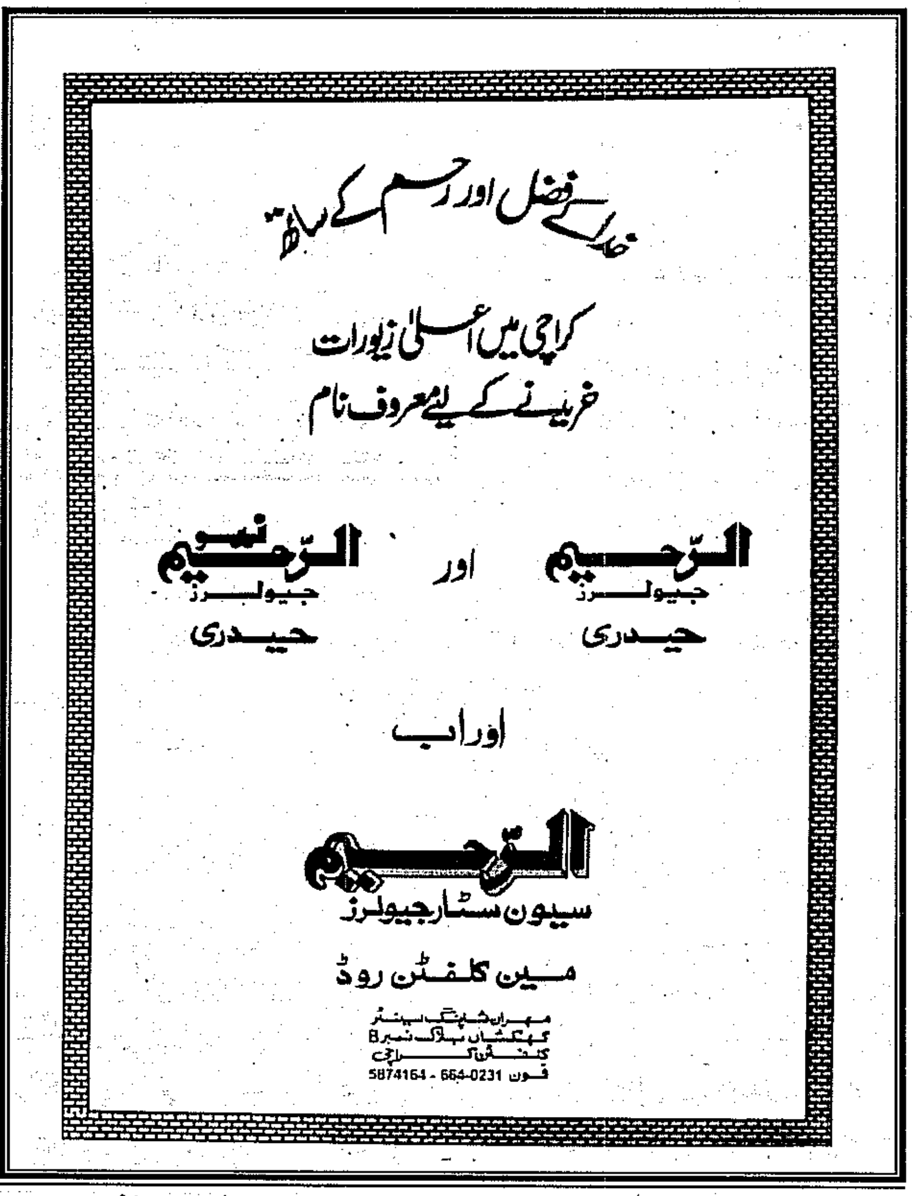

اب ایک اور فائدہ جو شہد کی مکھیوں کا بنی نوع انسان کو پہنچ رہا ہے اور بے حسوں کو پتہ ہی نہیں کہ کتنے بڑے فوائد ان سے وابستہ ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جن پھولوں کا یہ رس چوستی ہیں ان کو فرٹلائز بھی کرتی ہیں یعنی ان کے اندر جو پولن داخل کرتی ہیں اپنا جو اس کے پاؤں سے لگا ہوا ہوتا ہے تو شہد کے اس پھول کے اندر، فرٹلائزیشن کو کیا کہتے ہیں اردو میں مجھے یاد نہیں لیکن، وہ عمل ہو جاتا ہے جس سے اندر بچہ بن سکتا ہے۔ یا بیج بن سکتا ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے بیج ہیں جو شہد کی مکھیوں کے محتاج ہیں۔

سائنس دانوں نے صرف امریکہ میں جو تحقیق کی تو پتہ چلا کہ امریکہ میں جو مختلف قسم کے پھل پائے جاتے ہیں وہ شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹلائز ہوتے ہیں، یعنی ان کے پھول شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹیلائز ہوتے ہیں اور ان کی مجموعی قیمت صرف امریکہ میں دس بلین ڈالر بتائی گئی ہے۔ یعنی یہ شہد کی مکھیاں آپ کی اتنی خدمت کرتی ہیں کہ دس بلین ڈالرز کا کام یہ مکھیاں کر دیتی ہیں اور اس کے علاوہ پیاز، گاجر، مولی وغیرہ وہ بھی اس چیز کی محتاج ہیں یعنی امریکہ میں تو صرف پھلوں وغیرہ کے اوپر تحقیق ہوئی ہے لیکن اس تحقیق میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ کاٹن مثلاً کپاس کی پولینیشن میں بھی کام کرتی ہیں اور کسی کو پتہ نہیں کہ یہ چپ کر کے ہماری خدمت کرتی چلی جا رہی ہیں۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ شہد کی مکھی کو جو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر چنا ہے کوئی عام بات نہیں بہت غیر معمولی فوائد اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

شہد کی مکھی کا جو تعلق نظام خلافت سے ہے اس کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ایک حکم ماننا، ایک مرکزی چیز کا حکم ماننا اور اسی سے سارا نظام وابستہ ہے۔ شہد کی مکھی میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک حکم کے تابع تمام کالونی، اسی ہزار یا اس سے زائد مکھیاں اس کی اطاعت کر رہی ہوتی ہیں اور شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی، اس کے لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ تو مومن بھی اگر اس الٰہی نظام سے وابستہ ہو کر ایک جان نہ بن جائے تو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ وہ اکیلا کبھی روحانی لحاظ سے زندہ نہیں رہ سکے گا۔

تو میں امید کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان نظام پر مزید غور کر کے دوست فائدہ اٹھائیں گے اور جیسا کہ ایک دفعہ میں نے پہلے عرض کیا تھا خود تجربے بھی کریں گے کیونکہ بے شمار قسمیں ہیں شہد کی۔ مختلف وقت ہیں، کیا کیا اثر رکھتے ہیں، کیا کیا رنگ رکھتے ہیں ان سب کا اشارۃً ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن تفصیلی تحقیق کی ابھی بہت ضرورت باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ احمدی محققین شہد کے بارہ میں پھر توجہ دیں گے اور اس کے اوپر گہری تحقیق کریں گے۔ تحقیق کے کام صرف غیر مسلموں پر نہ چھوڑ دیں۔ یہ عجیب ظلم کی بات ہے کہ تعلیم قرآن دے رہا ہو اور عملدرآمد غیر مسلم کر رہے ہوں۔

❁❁❁......❁❁......❁❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ جن دعاؤں کا حکم دیتے تھے وہ تب قبول ہوں گی اگر دل کی گہرائی سے، سچے دل سے کی جائیں اور دن بھر کا عمل ان دعاؤں کی سچائی پر گواہی دے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی سوتے وقت کی دعاؤں اور سو کر اٹھنے کے وقت کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح حضور اکرمؐ نے نصیحت فرمائی ہے کہ جب تم میں کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے لحاف کو اندر سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس میں کیا چیز آگئی ہے۔ پھر دعا کرنے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھیں آنحضرتؐ کو اپنی امت کا کتنا خیال ہے۔ آنحضرتؐ کے فرمودات دن رات ہماری حفاظت کر رہے ہیں۔ کوئی لمحہ نہیں جب حضور اکرمؐ کو اپنی امت کا فکر نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ اپنی خدمت کرنے والوں کے لئے بھی بہت دعا کیا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو بھی دعا کرتے۔ اسی طرح آپؐ دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ نَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کی دعا کیا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پاکستان اور دوسرے ممالک میں بھی آج کل جماعت کو جو حالات درپیش ہیں ان کے پیش نظر یہ دعا خصوصیت سے بہت کرنی چاہئے۔ بظاہر جن کے شر سے بچنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہوتی یہ دعا حیرت انگیز طور پر ایک ڈھال بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔

❁❁❁......❁❁......❁❁❁

طوفان نوح

قرآنی بیان اور قدیم سمیری ریکارڈ

(مظفر احمد چوہدری)

قدیم سمیری الواح سے، جو عراق سے دستیاب ہوئی ہیں، بعض ایسی الواح ملی ہیں جن کے بارے میں علمائے آثار قدیمہ کا یہ پختہ نظریہ ہے کہ بائبل میں مذکور طوفان نوح کا واقعہ ان پر بھی مذکور ہے۔ ان میں سے معروف ترین سمیری لوح "زی اَسدُرا" نامی ایک شخص کے بارے میں ہے جو ایک طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کے سے حالات سے گزرا۔ یہ لوح شکستہ ہے اور بہت سا حصہ ضائع ہو چکا ہے جو کچھ باقی بچا ہے وہ یوں ہے:

(ابتدائی ۳۷ مصرعے ضائع ہو چکے ہیں)
میں اپنی نوع انسانی کو اس کی تباہی...... کا میں اپنی مخلوق کا......... نن تو (دیوی) کو لوٹادوں گا۔
میں لوگوں کو ان کی بستیوں تک واپس پہنچادوں گا۔
شہر بے شک وہ (لوگ) اپنے مقدس ضابطوں کے مقامات تعمیر کریں گے۔ میں ان کے سائے پر سکون بنادوں گا۔
بے شک وہ (لوگ) مقدس جگہوں پر ہمارے گھروں کے لئے اینٹیں رکھیں گے۔
بے شک وہ (لوگ) مقدس جگہوں پر ہمارے فیصلوں کے مقامات تعمیر کریں گے۔
اس نے آگ بجھانے والے پانی کو ہدایت دی۔
مذہبی رسمیں (اور) مقدس ضابطے مکمل کئے
اس نے دھرتی پر......... رکھا۔
جب اُنو، اَن لِل، اَن کی اور ننن ہُر سگ، کالے سروں والوں کو تخلیق کر چکے۔
دھرتی سے سبزہ پھوٹا
جانور میدان کے چوپائے بڑی ہنر مندی سے پیدا کئے گئے۔
آسمان سے بادشاہت نازل ہونے کے بعد۔
آسمان سے ارفع تاج شاہی اور تخت شاہی نازل ہونے کے بعد
اس نے (رسوم) اور مقدس ضابطے مکمل کئے
اس نے مقدس جگہوں......... پر پانچ شہر آباد کئے
ان کے نام رکھے، انہیں مذہبی مرکز بنایا
ان میں سے پہلے شہر اَریدُو کو اس نے قائد نودِمّد کو تفویض کیا
دوسرا (شہر) بَدتب ارا......... کو سونپا
تیسرا شہر لارک اس نے اَن دُربِل شگ کو سونپا
چوتھا شہر سپار اس نے سورما اُتُو کو دیا
پانچواں شہر شُرُوک اس نے "سود" کو تفویض کیا
جب اس نے ان شہروں کے نام رکھ دئے
انہیں مذہبی مراکز بنایا
وہ......... لایا
چھوٹے دریاؤں کے......... قائم کئے
(اس کے بعد ۳۷ مصرعے ضائع)
سیلاب
اس طرح سلوک روا رکھا گیا
تب ننن تُو......... کی مانند روئی
مقدس اِنَنا نے اسکے لوگوں کی خاطر بین کئے
"اَن کی" نے خود سے مشورہ کیا
اُنو، ان لِل، اَن کی اور ننن ہُر سگ......... آسمان اور دھرتی کے دیوتاؤں نے اُنو اور اَن لِل کا نام پکارا
تب بادشاہ زی اَسدُرا...... کے پیشی شو نے بہت بڑی......... بنائی
منکسر فرمانبردار (وہ) عبودیت کے ساتھ......... (وہ) روزانہ شرکت کرتا، مسلسل (وہ)
اسے ہر طرح کے خواب آتے، وہ......... آسمان اور زمین کا نام لیتا، وہ......... دیوتاؤں.........
ایک دیوار......... اس (دیوار) کے ساتھ کھڑے زی اَسدرا نے سنا
"میری بائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑا ہو جا......... دیوار کے پاس میں تجھ سے بات کروں گا، میری بات سن، میری ہدایت پر کان دھر"۔
ہمارے......... سے ایک سیلاب مذہبی مرکزوں پر ٹوٹ پڑے گا
نوع انسانی کا نشان مٹانے کو.........
یہ فیصلہ یہ حکم دیوتاؤں کی مجلس کا ہے
اَنو اور اَن لِل کے حکم کے مطابق.........
بادشاہت اور حکمرانی (ختم کر دی جائے گی)
(اس کے بعد چالیس مصرعے ضائع ہو چکے ہیں)
تمام طوفانی ہوائیں، انتہائی شدید، ایک ساتھ ٹوٹ پڑیں
ساتھ ہی سیلاب مذہبی مرکزوں پر چھا گیا
سات دن (اور) سات راتوں کے بعد
ملک پر سیلاب ٹوٹ پڑنے کے بعد
(اور) طوفانی ہواؤں کے بہت بڑی کشتی کو بے پناہ پانیوں پر اچھالنے (کے بعد)
اُتُو نکلا، جو آسمان اور زمین پر نور بکھیرتا ہے۔
زی اسدرا نے عظیم الجثہ کشتی کی ایک کھڑکی کھولی
سورما اتو نے اپنی کرنیں عظیم الجثہ کشتی میں داخل کر دیں
زِی اَسدرا بادشاہ
اُتُو کے سامنے سجدہ ریز ہوا
بادشاہ ایک بیل اور بھیڑ ذبح کرتا ہے
(اس کے بعد ۳۹ مصرعے ضائع ہو چکے ہیں)
تو آسمان کا سانس، زمین کا سانس پھونکے گا۔
بیشک یہ تمہارے......... سے پھیل جائے گا۔ اَنو اور اَن لِل نے آسمان کا سانس زمین کا سانس پھونکا،
ان کے......... یہ خود پھیل گیا۔
دھرتی سے پھوٹتا سبزہ بڑھ گیا
زی اَسدرا بادشاہ
اُنو اور اَن لِل کے سامنے سجدہ ریز ہوا
اَنو اور اَن لِل نے زی اَسدرہ کو برکت دی
انہوں نے اسے دیوتا جیسی زندگی عنایت کی
وہ اس کے لئے دیوتا جیسی ابدی سانس نیچے لائے
پھر زی اسدرا بادشاہ (کو)
اور نوع انسانی کے تخم کا وجود برقرار رکھنے والے (کو)
عبور کرنے کی سرزمین میں طلوع آفتاب کی سرزمین دلمون میں رکھا
(اس کے بعد ۳۹ مصرعے ضائع ہو چکے ہیں)
(اردو ترجمہ از ابن حنیف۔ دنیا کا قدیم ترین ادب صفحہ ۹)

☆......☆......☆

سومیری ادیب اپنی تحریروں میں زمانے کا تعین بھی طوفان کے حوالے سے کرتے تھے۔ یعنی: "سیلاب عظیم کی آمد سے پہلے اور سیلاب کے آنے کے بعد.........

زی اَسدُرا

اس تحریر میں کشتی بنانے والے کو "بادشاہ زی اسدرا" کا نام دیا گیا ہے۔

عربی میں اَلدِّسْرَاء بڑی کشتی یا سفینے کو کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے سینے سے پانی کو چیرتی ہے۔ چنانچہ زی اسدرا دراصل "ذِی اَلدِّسْرَاء" ہے یعنی کشتی والا

سمیری: زی اس درا

عربی: ذی دس را

یہ اس قدر معمولی فرق ہے جو کسی بھی عالم لغت کے لئے قابل قبول ہونا چاہئے۔

اگر اس لفظ کو بعینہٖ "ذی اسدرا" بھی لیا جائے تب بھی عربی لغت بخوبی اس کی متحمل ہے۔

سدر الثوب کا مطلب ہے: شقّہ یعنی اسے پھاڑ دیا

السِّدر سمندر کو کہتے ہیں

السِدَار کا مطلب ہے: شبه الكِلَّة تُعرَّض في الخباء

اور الأسْدَران۔ کندھوں کے ان حصوں کو کہتے ہیں جو بازو سے ملتے ہیں۔ یعنی المنكبان۔ الاسدر سے مراد ایک کندھا یعنی منکب ہے۔ منکب عربی میں بلند جگہ کو کہتے ہیں (موضع مرتفع) یعنی ذی الاسدر کا مطلب ہوا "بلند جگہ والا"۔

قرآن کریم میں کشتی نوح کے بارے میں فرمایا گیا ہے: وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ۔ دُسُر عربی زبان میں کیل کو کہتے ہیں اور دسر السفينة کا مطلب ہے أصلحها بالدِّسار یعنی اس نے بحری جہاز کو کیلوں کی مدد سے درست کیا۔ لہذا "ذی اسدرا" سے مراد "کیلوں والا" بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں آپ کی کشتی مین کیلوں کے استعمال کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ کام الہام کی بنیاد پر کیا تھا اور آپ کی قوم نے اس کو عجیب سمجھا۔ چنانچہ ممکن ہے کہ اسی کیلوں کے استعمال کی وجہ سے انہوں نے آپ کو ذوالدسر یعنی کیلوں والے کا خطاب دے دیا ہو۔

بہر حال "ذی اسدرا" کا کوئی مطلب بتانے سے ماہرین سمیریات قاصر ہیں۔ ان عربی اور سمیری الفاظ میں اتنا ہی فرق ہے جتنا خود عربی کے مادوں میں حروف تہجی کے آگے پیچھے ہونے سے پڑتا ہے اس کی ایک مثال سمیری لفظ "اَب زو" ہے جس سے مراد "میٹھا پانی" ہے۔ یہی عربی میں "عذبٌ" آیا ہے۔ سمیری اب زو۔ عربی: ع ذ ب"۔

سمیری الواح دیوتاؤں کے عجیب و غریب کارناموں سے پر ہیں لیکن کھل کر جس شخص کو آدمی قرار دیا گیا ہے وہ یہ "ذی اسدرا" ہی ہے۔

پانچ دیوتاؤں کے معبد

دوسری اہم بات یہ ہے کہ مندرجہ بالا الواح میں یہ ذکر ہے کہ معبود اعلیٰ نے زمین پر پانچ شہر مقدس جگہوں پر آباد کئے اور بعد میں ان کو دیوتاؤں سے منسوب کر دیا گیا۔ لوح اگرچہ نامکمل ہے لیکن گہرے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیلاب کا عذاب ان پانچ "مذہبی مراکز" کے پروہتوں اور ان کے پیروکاروں کی بداعمالیوں کی وجہ سے آیا۔ چنانچہ لوح میں مذکور ہے: "ساتھ ہی سیلاب مذہبی مرکزوں پر چھا گیا"۔

قرآن کریم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قوم نوح نے ہزار فرضی دیوتاؤں کی پرستش کے مرکز بنا لئے تھے اور ان کی پرستش کی وجہ سے ہی وہ ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا"۔ (سورۃ نوح:۲۴) ترجمہ: اور (اپنی قوم سے) کہتے رہے ہیں کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا۔ نہ وڈ کو چھوڑنا، نہ سواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو۔

مذکورہ بالا لوح میں:

شہر	دیوتا
۱۔ اریدو	نودمّد
۲۔	بدتب مارا
۳۔ لارک	دُربل شگ
۴۔ سپار	سورما "اُتُو"
۵۔ شُرُمک (نسر)	"سود"

خانہ کعبہ میں عربوں کے ہاں بھی ان پانچ ناموں کے بت تھے جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سمیری لغت کی چھان بین کی جائے تو عربی ناموں اور سمیری ناموں کے موازنے سے ان پانچوں کی تطبیق کی جا سکتی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یہ نمبر الفضل انٹرنیشنل کے لفافے کے اوپر آپ کے ایڈریس کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ بعض اوقات احباب اس نمبر کا حوالہ دئے بغیر بعض تبدیلیوں کے لئے درخواست کرتے ہیں یہ نمبر نہ ہونے کی وجہ سے ایسی تبدیلیوں میں دیر ہو جاتی ہے۔ جزاکم اللہ

(مینجر)

کشتی الہام کی رو سے بنی

لوح میں ہے:

"تب بادشاہ زی اسدرا...... کے پشی شو نے بہت بڑی...... بنائی

منکسر فرمانبردار (وہ) عبودیت کے ساتھ ...... (وہ) روزانہ شرکت کرتا مسلسل (وہ)........... اسے ہر طرح کے خواب آتے۔ وہ........... آسمان اور زمین کا نام لیتا، وہ ...... دیوتاؤں...... ایک دیوار..........

اس (دیوار) کے ساتھ کھڑے زی اسدرا نے سنا "میری بائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑا ہو جا......"۔ دیوار کے پاس میں تجھ سے بات کروں گا، میری بات سن، میری ہدایت پر کان دھر"۔ ہمارے .... سے ایک سیلاب مذہبی مرکزوں پر ٹوٹ پڑے گا"۔.............

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوحٍ اَنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ. وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا وَلَاتُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ. وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِہٖ سَخِرُوْا مِنْہُ. قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ"۔ (سورۃ ھود: ۳۷ تا ۳۹)

ترجمہ: اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ اس کے سوا جو ایمان لا چکا تیری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ پس اُس سے دل بُرا نہ کر جو وہ کرتے ہیں۔ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھ سے کوئی بات نہ کر۔ یقیناً وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔ اور وہ کشتی بناتا رہا اور جب کبھی اس کی قوم کے سرداروں کا اس پر گزر ہوا وہ اس سے تمسخر کرتے رہے۔ اس نے کہا اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو یقیناً ہم بھی تم سے اسی طرح تمسخر کریں گے جیسے تم کر رہے ہو۔

سورۃ نوح کی آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم کو ڈبونے کا باعث مذہبی رہنما تھے۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:

نوح نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً انہوں نے میری نافرمانی کی اور اُس کی پیروی کی جسے اس کے مال اور اولاد نے گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھایا۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا۔ اور اُنہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ وَدّ کو چھوڑو اور نہ سُواع کو اور نہ ہی یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور اُنہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور تُو ظالموں کو نامرادی کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھانا۔ وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔ پس اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے۔ اور نوح نے کہا اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔ یقیناً اگر تُو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔ اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو۔ اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔ (سورۃ نوح: ۲۲ تا ۲۹)

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہے کہ گمراہ کرنے والے مذہبی راہنما تھے اور اصل میں ان کی تباہی چاہی گئی ہے۔ یہی بات مندرجہ بالا لوح میں بیان ہوئی ہے کہ وہ پانچ مراکز کفر اور ان کے شہر تباہ کئے گئے جو مرکزِ شرک تھے۔

دیّارا

فرمایا: وَ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔ (نوح: ۲۷) اس کا ترجمہ بالعموم یہ کیا گیا ہے کہ "اور نوح نے کہا اے میرے رب زمین پر کافروں کا کچھ نہ چھوڑ"۔ یا یہ کہ "زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ رہے"۔

اس جگہ دلچسپ بات یہ ہے کہ الدّیار مذہبی مقامات اور خانقاہوں میں رہنے والوں کو بھی کہتے ہیں۔ عربی لغت میں الدیّار کا مطلب ہے صاحب الدّیر او ساکنہ. نیز ادیار، دیر کی جمع ہے یعنی راہبوں کے مساکن۔ گویا اس دعا کا مطلب یہ بنتا ہے کہ زمین پر کافروں کا کوئی مولوی اور مذہبی بدعقیدگی پھیلانے والا باقی نہ رہے۔

یہی بات لوح میں یوں بیان کی گئی ہے: "تمام طوفانی ہوائیں، انتہائی شدید، ایک ساتھ ٹوٹ پڑیں۔ ساتھ ہی سیلاب مذہبی مرکزوں پر چھا گیا"۔

ظاہر ہے کہ تباہی مکمل تھی لیکن مذہبی مراکز بطور خاص مقصود تھے۔ چنانچہ سمیر سے جو قدیم ترین "شہر آشوب" برآمد ہوئے ہیں ان میں بھی نشان دہی کی گئی ہے کہ تمام گھر تباہ ہو گئے تھے۔ نوحوں اور شہر آشوبوں کی موجودگی بتاتی ہے کہ لوگوں کی کچھ تعداد بچ گئی تھی جنہوں نے یہ نوحے لکھے۔

سومیر اور اُر کا نوحہ

یہ دنیا کے قدیم ترین شہر آشوبوں میں سے ہے اور سومیر اور اُریدو (اُر) کا نوحہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ یوں ہے:

کہ دن تہہ و بالا کر دیا جائے، کہ امن و امان ختم ہو جائے

طوفان سیلاب کی مانند ہر چیز کو نگل جانے والا ہے کہ سومیری کے "می" منسوخ کر دئے جائیں سازگار دورِ حکومت ختم کر دیا جائے۔

کہ شہر تباہ ہو جائیں کہ گھر تباہ ہو جائیں۔

ان (گوتیوں) نے میدان کو .... میدان کی عظیم ہواؤں سے بھر دیا۔

اس دن آسمان کچل ڈالا گیا، زمین کو تہس نہس کر دیا گیا، چہرہ طوفان سے اندھا کر دیا گیا۔

آسمان تاریک ہو گیا، اس پر سایہ ڈال دیا گیا۔

اسے عالم اسفل (ظلمات) میں تبدیل کر دیا گیا۔

اُتو...... افق پر (ساکت) پڑا تھا۔

اِس (اُر) کا بادشاہ اپنے عالی شان محل میں مایوس تھا

ابی سن اپنے عالی شان محل میں سخت افسردہ تھا۔

وہ اپنے دل خوش کن "قصر حیات" میں زار زار رویا۔ سیلاب زمین کو کچل دیتا ہے۔ ہر چیز کو مٹا ڈالتا ہے۔

یہ دھرتی پر خوفناک طوفان کی طرح گرجا۔ کون اس سے بچ سکتا تھا۔ تمام شہروں کو تباہ کرنے کے لئے، تمام گھروں کو تباہ کرنے کے لئے دیانت دار پر دروغ گو کو فوقیت دینے کے لئے۔

اَن لِل دشمن ایلام کو پہاڑ سے نیچے لے آیا..........

(آگے ذکر ہے)

او خوفناک طوفان! او طوفان! اپنا سینہ اٹھا لے، اپنے شہر لوٹ جا۔ او طوفان!

جس طوفان نے سومیر پر مصیبت توڑی۔ یہ دشمن ملکوں پر مصیبت توڑے

جس طوفان نے ملک پر مصیبت توڑی یہ دشمن ملکوں پر مصیبت توڑے

یہ (دشمن) ملک تِدنوم پر مصیبت توڑے

یہ (دشمن) ملک پر مصیبت توڑے

یہ (دشمن) ملک گوتی اُم پر مصیبت توڑے

یہ (دشمن) ملک پر مصیبت توڑے

یہ (دشمن) (ملک) ان شان، پر مصیبت توڑے۔ یہ دشمن ملک پر مصیبت توڑے

"ان شان" پر مٹی کا اونچا انبار لگ جائے، شیطانی ہوا کے لے جائی ہوئی (مٹی) کی طرح۔

وہاں قحط بسیرا کر لے جو صرف نقصان ہی پہنچاتا ہے۔ یہ.......... کے لئے موت لے کر آئے۔

آسمان کے "می" لوگوں پر حکمرانی کے اصول .... اَن وہاں انہیں بدل دے۔

اُر میں اس کا خوشحالی کا دورِ حکومت دیرپا ہو۔ اس کے لوگ چراگاہوں میں لیٹیں۔ اس کی (پیداوار) خوب بڑھے۔

ہائے نسل انسانی

آنسوؤں (اور) آہ وزاری کی ملکہ

ننّاہائے تیرا شہر۔ ہائے تیرا شہر۔ ہائے نسل انسانی"

مذکورہ بالا شہر آشوب سے معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نے گھروں کو ایسا مٹایا کہ ایک گھر بھی قائم نہ رہا۔

مذکورہ بالا اریدو (اُر) میں جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پانچ مراکز کفر میں سے ایک تھا کھدائی کے دوران پختہ تعمیرات کے نیچے مقابر، مقابر کے نیچے برتنوں وغیرہ کی تہہ اور اس کے نیچے دس فٹ موٹی خالص "سیلابی بھل" دریافت ہوئی۔ اس کی تہہ کے نیچے دوبارہ برتن اور انسانی استعمال کی اشیاء برآمد ہوئیں۔ یہ سیلاب محققین کے نزدیک ۴۰۰۰ سال قبل مسیح میں آیا۔

"سات می"

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے فرمایا: اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح: ۱۶، ۱۷)

ترجمہ: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟ اور اُس نے ان میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سُورج کو ایک روشن چراغ۔

سمیری الواح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ آسمان کی سات قوتوں کے پجاری تھے۔ ان کے نام یوں ہیں:

اَن لِل، اَن (یا آنو)، اَن کی، نن ہُر سگ، اِنّنا، اُتو۔

ان سے منسوب ایک "آسمانی ضابطے" کو یہ "سات می" کہتے تھے۔

اَن ان کی زبان میں آسمان کا نام تھا اور بالاترین معبود کو بھی یہ ان یا انو کہتے تھے۔ چاند اور سورج کی پرستش بھی ان کے ہاں موجود تھی۔

اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو سات آسمانوں اور سورج اور چاند کی پرستش سے روکا اور بتایا کہ یہ تو دراصل اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔

"بادشاہ زی اسدرا"

قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے سرداروں میں سے تھے۔ فرمایا: فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا نَرٰكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ. وَمَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ. (ھود: ۲۸)

ترجمہ: پس اس کی قوم میں سے اُن سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ ہم تو تجھے محض اپنے جیسا ہی ایک بشر دیکھتے ہیں۔ نیز ہم اُس کے سوا تجھے کچھ نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے وہ بادیٔ النظر میں ہمارے ذلیل ترین لوگ ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں سمجھتے بلکہ تمہیں جھوٹے گمان کرتے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا مقام ان کی قوم کی نظروں میں ان کے دعوے سے قبل قوم کے سرداروں والا ہی تھا اور جس لفظ کا ترجمہ بادشاہ کیا گیا ہے وہ سردار بھی ہو سکتا ہے۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 + 020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

سو سال پہلے

مقدمۂ دیوار اور اعجازی نشان

۷ جنوری ۱۹۰۰ء کو مرزا امام الدین اور نظام الدین کا مسجد مبارک کے سامنے دیوار کھینچ دینا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے چچازاد بھائیوں مرزا نظام الدین کے ساتھ قادیان کی جائیداد میں برابر کے شریک تھے۔ اس لئے آپ کو حق پہنچتا تھا کہ شاملات دیہہ سے بھی برابر کا فائدہ اٹھاتے۔ مگر آپ کے نرم رویہ کی وجہ سے ان ظالموں نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو سخت تنگ کر رکھا تھا۔ نہ ڈھاب سے مٹی لینے دیتے، نہ کنوئیں سے پانی حاصل کرنے دیتے۔ ایک دفعہ جوان کی غیر حاضری میں بعض دوستوں نے ڈھاب سے مٹی لی تو واپس آکر یہ بہت بگڑے، گالیاں دیں اور ایک بھنگی کو بلا کر مسجد مبارک کے سامنے دیوار کھچوا دی۔ حضرت اقدس نے پہلے تو چند آدمی مرزا امام الدین کے پاس بھیجے اور انہیں تلقین فرمائی کہ مرزا صاحب موصوف کے ساتھ نرمی سے کلام کریں۔ مگر اس ماحول کا تو باوا آدم ہی نرالا تھا۔ وفد کی معروضات سن کر مرزا امام الدین صاحب آگ بگولا ہو گئے اور کہا کہ وہ (یعنی حضرت اقدس) خود کیوں نہیں آئے۔ پھر حضور نے ایک وفد ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں بھیجا۔ ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس ساتھ کے ایک گاؤں میں کسی واردات کی تفتیش کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ڈپٹی کمشنر کے سامنے جب یہ وفد پیش ہوا تو وہ بھی سخت ترشروئی سے پیش آئے اور کہا کہ:

"تم بہت سے آدمی مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں۔ اور میں بہت جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں۔ اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ ایسی جماعت کس طرح بنایا کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ (از روایت چوہدری حاکم علی صاحب مندرجہ سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر ۱۳۵ صفحہ ۱۳۸ تا ۱۴۰)

غرض وفد بے نیلِ مرام واپس آ گیا۔ جب حضرت اقدس نے سارا واقعہ سنا تو سخت تکلیف محسوس کی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور بعض دوسرے معاندین آپ کے خلاف حکومت کو سخت بدظن کر چکے تھے۔ حکومت کی اس روش کو دیکھ کر مرزا امام الدین اور نظام الدین نے بھی اپنی مخالفانہ کارروائیاں تیز کر دی تھیں۔ پولیس تو مخالف تھی ہی۔ ناچار آپ نے احباب کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ ہجرت سنت انبیاء میں سے ہے کیوں نہ ہم بھی یہاں سے ہجرت کر کے ایسی جگہ چلے جائیں جہاں ہم اپنا کام زیادہ سہولت کے ساتھ کر سکیں۔ حضرت مولانا حافظ نورالدین صاحب نے بھیرہ تشریف لے جانے کا مشورہ دیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے سیالکوٹ جانے کی دعوت دی۔ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب نے لاہور تشریف لے جانے کے لئے عرض کی۔ محترم چوہدری حاکم علی صاحب کی روایت ہے کہ میں نے اپنے گاؤں بنیار جانے کے لئے عرض کی۔ حضور نے سب کی باتیں سن کر فرمایا: اچھا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ جہاں اللہ لے جائے گا وہیں جائیں گے۔

جب حضورؑ نے دیکھا کہ نہ مرزا امام الدین مانتا ہے، نہ ڈپٹی کمشنر کچھ سنتا ہے۔ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ دیوانی عدالت میں دعویٰ کر دیا جائے۔ چنانچہ دوستوں کے مشورہ سے آپ نے مرزا امام الدین کے خلاف شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں دیوانی مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ کے دوران ایک مرتبہ آپ کو گورداسپور بھی تشریف لے جانا پڑا۔ وہاں آپکو کثرتِ کار کی وجہ سے کسی قدر بخار ہو گیا اور پیچش بھی ہو گئی۔ رات کو آپ نے احباب کو سو جانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب سو گئے۔ حضرت اقدس کو چونکہ تکلیف تھی اس لئے حضور کے ایک جانثار صحابی حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی اور دو تین اور دوست رات بھر جاگتے رہے اور جونہی حضور رفع حاجت کے لئے اٹھتے حضرت منشی صاحب فوراً لوٹا لے کر حاضر ہو جاتے۔ متواتر دو راتیں حضرت منشی صاحب نے جاگ کر گزاریں۔ حضرت اقدس ان کے اس اخلاص کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ درحقیقت آدابِ مرشد اور خدمت گزاری ایسی شئی ہے جو مرید و مرشد میں ایک گہرا رابطہ قائم کر کے وصول الی اللہ اور حصولِ مرام کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔

۱۶ر جولائی ۱۹۰۱ء کو عدالت میں آپ کی پیشی تھی۔ آپ کی شہرت کی وجہ سے گورداسپور کے تین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی اپنی عدالتیں چھوڑ کر آپ کا بیان سننے کے لئے متعلقہ عدات میں آ گئے۔ حضرت اقدس نے نہایت صفائی کے ساتھ اپنا بیان دیا اور پھر ہشاش بشاش باہر تشریف لے آئے۔

اس کے بعد ۱۰ر اگست ۱۹۰۱ء کو پیشی تھی۔ اس روز مدعا علیہم کے گواہ پیش ہو کر وکلاء کی بحث بھی ختم ہو گئی اور ۱۲ر اگست کو فیصلہ سنا دیا گیا۔ فیصلہ کیا تھا ایک بجلی تھی جو مرزا امام الدین پر گری۔ ڈسٹرکٹ جج نے حکم دیا کہ مدعاعلیہ دیوار فوراً گرا دے اور آئندہ کبھی بھی سفید میدان میں کوئی تعمیر نہ کی جائے اور اخراجات مقدمہ کے علاوہ ایک سو روپیہ بطور جرمانہ مدعی (حضرت اقدس) کو ادا کیا جائے۔ حضرت اقدس اس روز گورداسپور تشریف نہیں لے گئے تھے۔ شام کو جب حضور کی خدمت میں یہ خبر پہنچی تو حضور نے فرمایا "گویا آٹھ ماہ کا رمضان تھا جس کی آج عید ہوئی"۔

(الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۱ء)

۲۰ر اگست شام کے چار بجے اسی بھنگی کو وہ دیوار گرانی پڑی۔ جس کے ذریعہ سے مرزا امام الدین نے وہ تیار کروائی تھی۔ اب رہا معاملہ حرجانہ اور خرچہ مقدمہ کی ادائیگی کا۔ سو مرزا امام الدین صاحب جانتے تھے کہ حضرت اقدس تو رحیم و کریم انسان ہیں۔ حرجانہ وغیرہ کی ادائیگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے حضور کی خدمت میں معافی حرجانہ کی درخواست کی جو بڑی فراخدلی کے ساتھ قبول کر لی گئی۔

اس مقدمہ میں ایک اعجازی نشان کا ظہور

اس مقدمہ میں جو اعجازی نشان ظاہر ہوا اس کا ذکر حضرت اقدسؑ نے اپنی عدیم النظیر تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں کیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کے مصداق ہو گئے اور بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت پیش آ گئی۔ اس لئے جناب الٰہی میں دعا کی گئی اور اس سے مدد مانگی گئی تب بعد دعا مندرجہ ذیل الہام ہوا۔

"اَلرَّحٰی تَدُوْرُ وَیَنْزِلُ الْقَضَاءُ . اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ وَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتیٰ. قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ . لَا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی. وَیَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ وَحْیٌ مِنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی. اِنَّ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ وَلَا یَنْسٰی ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ وَّ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی .... الخ"۔

ترجمہ: "چکی پھرے گی اور قضا و قدر نازل ہو گی۔ یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی۔ جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آ جاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آ جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ مقدمہ کی موجودہ حالت میں جو صورت مقدمہ حاکم کی نظر کے سامنے ہے جو ہمارے لئے مضر اور نقصان رساں ہے۔ یہ صورت قائم نہیں رہے گی اور ایک دوسری صورت پیدا ہو جائے گی جو ہمارے لئے مفید ہے .... اسی طرح جو مخفی اور درپردہ باتیں ہیں وہ منہ کے سامنے آ جائیں گی اور ظاہر ہو جائیں گی اور جو ظاہر ہیں وہ ناقابل التفات اور مخفی ہو جائیں گی اور پھر بعد اس کے فرمایا کہ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ .... اور پھر فرمایا کہ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے۔ اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہو گی۔ مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے"۔ سارا الہام درج کرنے کے بعد حضورؑ فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی ہے جو اس وقت کی گئی تھی جبکہ مخالف دعوے سے کہتے تھے کہ بالیقین مقدمہ خارج ہو جائے گا اور میری نسبت کہتے تھے کہ ہم ان کے گھر کے تمام دروازوں کے سامنے دیوار کھینچ کر وہ دکھ دیں گے کہ گویا وہ قید میں پڑ جائیں گے۔ اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں خدا نے اس پیشگوئی میں خبر دی کہ میں ایک ایسا امر ظاہر کروں گا جس سے جو مغلوب ہے وہ غالب اور جو غالب ہے وہ مغلوب ہو جائے گا ...."۔

"پھر فیصلہ کا دن آیا۔ اس دن ہمارے مخالف بہت خوش تھے کہ آج اخراج مقدمہ کا حکم سنایا جائے گا اور کہتے تھے کہ آج سے ہمارے لئے ہر ایک قسم کی ایذا کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔ وہی دن تھا جس میں پیشگوئی کے اس بیان کے معنے کھلنے تھے کہ وہ امر مخفی ہے جس سے مقدمہ پلٹا کھائے گا اور آخر میں وہ ظاہر کیا جائے گا۔ سو ایسا اتفاق ہوا کہ اس دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب کو خیال آیا کہ پرانی مسل کا انڈیکس دیکھنا چاہئے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی یعنی حاکم کا تصدیق شدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام الدین ہے بلکہ مرزا غلام مرتضٰی یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں۔ تب یہ دیکھنے سے میرے وکیل نے سمجھ لیا کہ ہمارا مقدمہ فتح ہو گیا۔ حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اس نے فی الفور وہ انڈیکس طلب کیا اور چونکہ دیکھتے ہی اس پر حقیقت کھل گئی اس لئے اس نے بلا توقف امام الدین پر ڈگری زمین کی معہ خرچہ کر دی"۔

(دیکھئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۲)

(ماخوذ از حیات طیبہ مؤلفہ مولانا عبدالقادر صاحب)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کے

۱۶ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد

ملک کے نامساعد اقتصادی حالات اور سفر کی مشکلات کے باوجود ۶۴ مجالس سے قریباً ۷۵۰ خدام واطفال کی شرکت

مکرم Kemo Sonko صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کا سولہواں سالانہ اجتماع ۴؍ تا ۶؍ فروری ۲۰۰۰ء کو طاہر سینئر سیکنڈری سکول مانساکوکو (Mansa-Kouko) کے گراؤنڈ میں اپنی بلند دینی روایات کے ساتھ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ باوجود سخت اقتصادی مشکلات اور سفر کی صعوبتوں کے ملک کے اطراف وجوانب سے نمائندگان اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ ملک بھر کی ۶۴ مجالس کے ۷۵۰ سے زائد خدام واطفال نے اجتماع میں شامل ہو کر اسے کامیاب بنایا۔ اس کے علاوہ انصار زائرین نے بھی اجتماع کی رونق کو بڑھایا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پنجگانہ نمازوں کے باجماعت التزام، درس قرآن وحدیث، علمی و ورزشی مقابلہ جات اور بزرگان سلسلہ کی تقاریر کے پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ مکرم بابا الیف تراولی صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا نے بھی شرکاء اجتماع سے خطاب فرمایا اور انہیں اہم نصائح فرمائیں۔

اس اجتماع کی بعض تصویری جھلکیاں پیش ہیں:

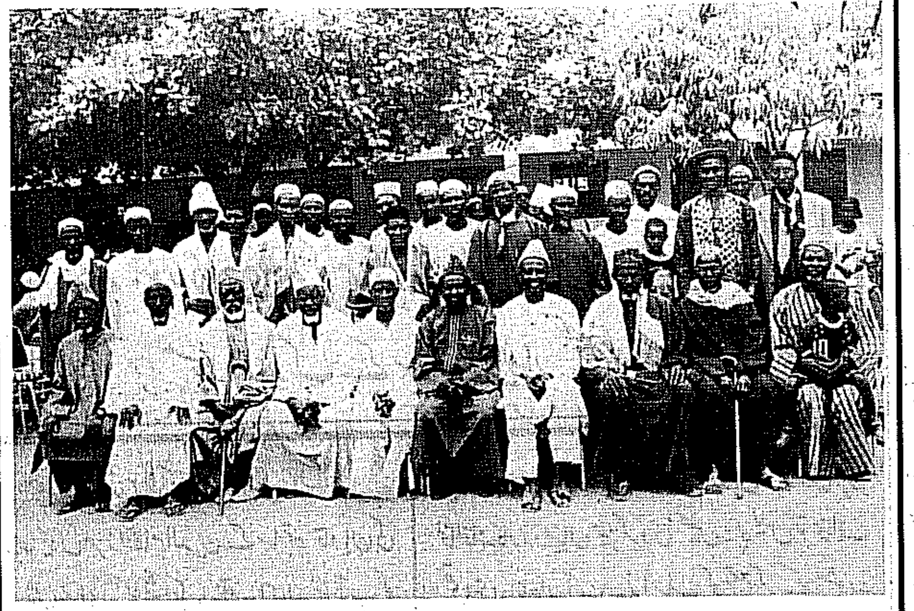

اجتماع کے موقعہ پر انصار زائرین کا ایک گروپ فوٹو

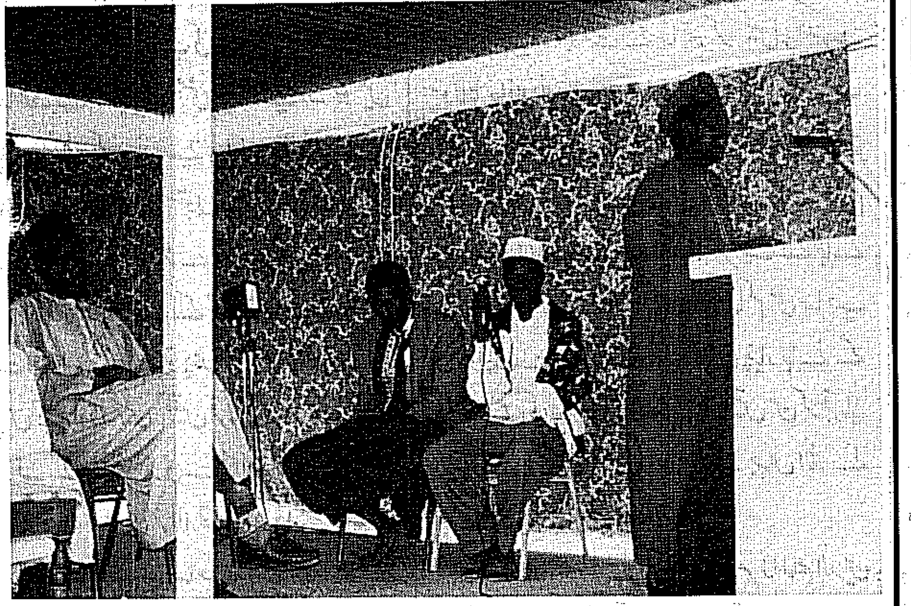

محترم امیر صاحب گیمبیا کا اجتماع سے خطاب

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ گیمبیا اجتماع میں شامل ایک چھوٹے بچے کو انعام دے رہے ہیں

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے بعض اطفال کا ایک گروپ فوٹو

ورزشی مقابلہ جات کے سلسلہ میں رسہ کشی کے مقابلے کا ایک منظر

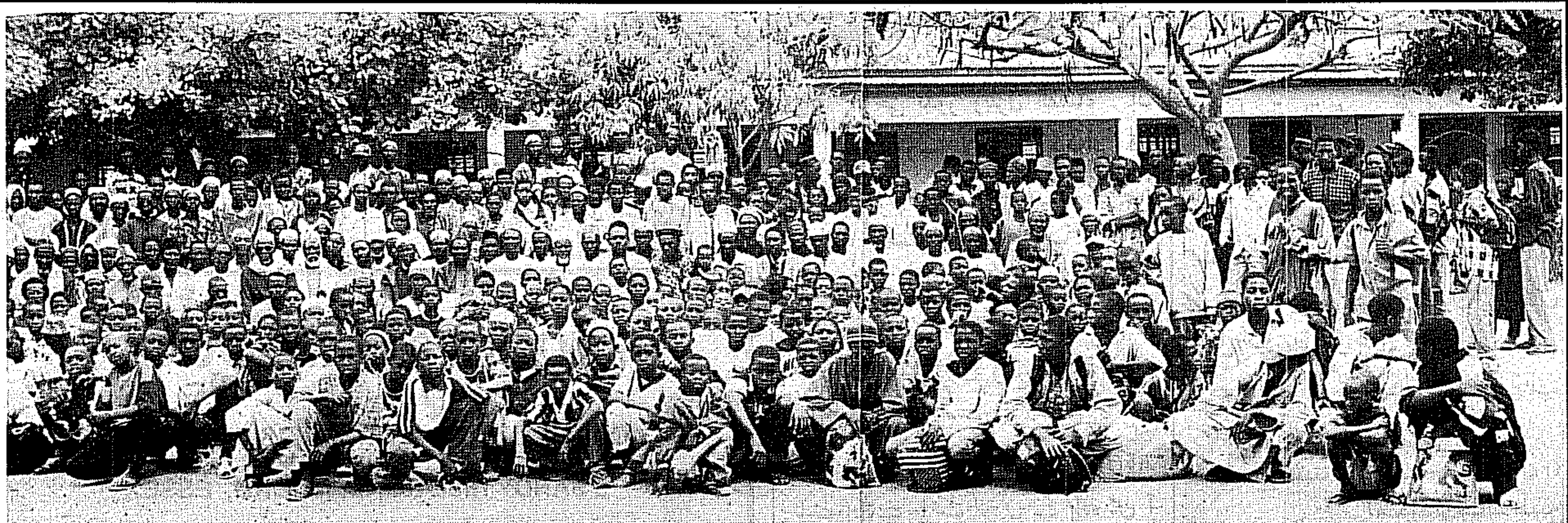

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۴؍ تا ۶؍ فروری ۲۰۰۰ء میں شامل ہونے والے خدام واطفال کا ایک گروپ فوٹو

جماعت احمدیہ بلجیم کے زیر انتظام

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

اسال بلجیم کی چھ بڑی جماعتوں نے "یوم مصلح موعودؓ" کے جلسے منعقد کئے۔ ان میں سے تین جماعتوں کے جلسوں میں مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ خود شریک ہوئے۔ ان جلسوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

☆...... برسلز: برسلز جماعت نے مرکزی مشن ہاؤس بیت الاسلام میں ۲۰ر فروری بروز اتوار اڑھائی بجے جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو برادرم سمیع اللہ ظفر صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم محمود احمد صاحب ناصر صدر جماعت برسلز نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر محترم عطاء ربی صاحب، صدر مجلس انصار اللہ نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے موضوع پر کی۔ آخر پر مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا سے جلسہ کا اختتام ہوا۔

☆...... اینٹورپن: اینٹورپن میں جلسہ "یوم مصلح موعود" اتوار کی شام کو نماز سنٹر میں زیر صدارت مکرم رانا سہیل احمد صاحب، صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس کے بعد تین تقاریر ہوئیں جو مکرم مبشر احمد صاحب ہاشمی، مکرم سہیل احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے بالترتیب حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن، پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر اور سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوعات پر کیں۔ آخر پر دعا سے اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

☆...... ہاسلٹ: جماعت ہاسلٹ کا جلسہ "یوم مصلح موعود" تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس جلسہ پر تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر برادرم محمود احمد خان صاحب قائد مجلس ہاسلٹ نے کی جن کا موضوع تھا "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے"۔ دوسری تقریر مکرم مظفر احمد خان صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود" کے موضوع پر کی۔ آخر پر مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد نے "سیرت حضرت مصلح موعود" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا سے اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ میں قریبی جماعت سنٹ ٹروڈن کے احباب بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ تین چھوٹی جماعتوں بیر نگن، ایوپن اور ٹرن ہاؤٹ نے بھی یوم مصلح موعودؓ کے جلسے منعقد کئے اور اس جلسہ کی نسبت سے مقررین نے تقاریر کیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو جماعت کے احباب کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بنائے۔ آمین۔

(رپورٹ: عبدالباسط شیخ، سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ بلجیم)

بقیہ: شہید اول افغانستان از صفحہ نمبر ۴

ان دنوں امیر کی رہائش باغ بالا میں تھی۔ آپ اندر گئے اور جلدی باہر آگئے اور سید احمد نور سے فرمایا کہ امیر تو سچ مچ مر گیا۔ اسی روز امیر حبیب اللہ خان کو دلکشا سلام خانہ میں دستار بندی کے لئے لایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ حب نے امیر حبیب اللہ خان کی خواہش پر اس کے سر پر دستار باندھی۔ آخر میں چند بل قاضی نے باندھے۔ یہ کارروائی ایک خاص دربار میں ہوئی۔ لوگوں کی تعداد محدود تھی۔ عام لوگوں کو نہ بلایا گیا تھا۔ سید احمد نور صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ اندر چلے گئے تھے۔

امیر عبدالرحمٰن خان کی وفات سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی کابل میں نظربندی ختم ہو چکی تھی جو مولوی عبدالرحمٰن خان کی شہادت کے بعد شروع ہوئی تھی۔ امیر حبیب اللہ خان نے آپ سے کہا کہ اگر آپ وطن جانا چاہتے ہیں تو خوشی سے جا سکتے ہیں اور آپ کی درخواست پر آپ کو حج پر جانے کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ آپ امیر عبدالرحمٰن خان کی وفات کے قریباً چار ماہ بعد کابل سے اپنے وطن سید گاہ واپس آگئے۔

(ملخص از قلمی مسودہ صفحہ ۱۲ تا ۱۹)

ببلیوگرافی

۱...... کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تذکرۃ الشہادتین، انجام آتھم، براہین احمدیہ حصہ پنجم، حقیقۃ الوحی، کتاب البریہ۔

۲...... ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم۔

۳...... (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف) شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول مصنفہ سید احمد نور کابلی۔

۴...... شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم بیان کردہ مولانا عبدالستار صاحب معروف بہ بزرگ صاحب۔ شائع کردہ سید احمد نور کابلی۔

۵...... قلمی مسودہ روایات۔ سید احمد نور صاحب، صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب، مولوی شان محمد صاحب (بتوسط مولوی شہزادہ خان صاحب)۔ یہ مسودہ قادیان میں ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو مکمل کیا گیا۔

۶...... تاریخ احمدیت افغانستان مرتبہ سید محمود احمد افغانی۔ ۱۹۹۳ء بزبان پشتو۔ بصورت مسودہ۔

۷...... اخبار الحکم ۲۴ر نومبر ۱۹۰۱ء۔

۸...... تاریخ احمدیت جلد سوم شائع کردہ ادارۃ المصنفین ربوہ۔ مؤلفہ مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔

سیرالیون میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

(رپورٹ: سید حنیف احمد۔ مبلغ سلسلہ)

تئیس مارچ کا دن اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں ایک تاریخ ساز اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک سو گیارہ سال قبل اپنے پیارے بندے، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام کے ہاتھ پر قدوسیوں کی جماعت کی بنیاد رکھی جو پہلے دن صرف چالیس افراد پر مشتمل بظاہر ایک قلیل تعداد تھی مگر درحقیقت یہ تو ایک بیج تھا جو خدائے قدوس کے ہاتھ سے بویا گیا تاکہ دن بدن بڑھے اور ساری دنیا اس کے روحانی سایہ تلے آرام پائے۔ سو الحمدللہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے غلام کی زیر قیادت دنیا کے ایک سو ستر ملکوں کی پاک روحیں اس پاکیزہ درخت کے سایہ تلے آفات و مصائب سے امن پا رہی ہیں۔

ہر سال ۲۳ر مارچ کو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کے اظہار تشکر کے طور پر سیدنا حضرت خاتم النبیین ﷺ کے نام لیوا شش جہات میں حسب توفیق جمع ہو کر اللہ کے فضلوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے اہل سیرالیون بھی اس دن کو یوم تشکر کے طور پر مناتے ہیں اور اگرچہ کچھ عرصہ سے خرابیٔ حالات کی وجہ سے یہ سلسلہ محدود کرنا پڑا ہے تاہم جہاں بھی موقعہ ملتا ہے حسب توفیق پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

بغرض دعا بعض جلسوں کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں:

☆......☆......☆

بو (BO)

بو شہر جو ملک کا دوسرا دارالحکومت ہے، میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ پوری شان و شوکت کے ساتھ یوم مسیح موعود مسجد ناصر میں منایا گیا۔ یہاں پر جلسہ یوم مسیح موعود جنگی حالات کی خرابی کی وجہ سے تقریباً پانچ سال بعد منعقد ہو رہا تھا اس لئے فری ٹاؤن سے مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون خصوصی طور پر اس دن کی رونق میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ کی صدارت قافلہ کے دوسرے رکن مکرم سعید حدرج صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ و صنعت و تجارت نے کی۔ جلسہ کی کارروائی حافظ غلام محمد صاحب سانڈی کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد سرکٹ مشنری مکرم صالحو لہائے صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ "یا عین فیضِ اللّٰہ والعِرفان" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

پہلی تقریر مکرم یوسف خالد ڈوروی صاحب علاقائی مبلغ نے "حضرت مسیح موعودؑ کا بچپن، جوانی اور ۲۳ر مارچ کے حوالے سے پہلی بیعت اور اس کی غرض و غایت" بیان فرمائی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض الہامات کی روشنی میں" موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ پر معارف خطاب فرمایا۔ آخر پر صدر مجلس نے جماعت کو تئیس مارچ کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ جس مقصد کے لئے تشریف لائے اور جس کام کے لئے یہ جماعت قائم ہوئی ان کے حصول کے لئے قرآنی اصولوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

اس جلسہ میں ساڑھے تین صد احباب شامل ہوئے جن میں نوے سے زائد غیر از جماعت تھے۔ اس طرح دو گھنٹہ سے زائد وقت تک یہ کارروائی جاری رہ کر دعا پر ختم ہوئی جو مکرم امیر صاحب نے کروائی۔

☆......☆......☆

میل اکانوے (Mile 91)

میل اکانوے میں یہ دن مکرم ہارون جالو صاحب علاقائی مبلغ مکینی کی زیر صدارت منایا گیا۔ حالات کی وجہ سے صرف تین گاؤں کے نمائندگان جمع ہو سکے۔ تاہم حاضرین کی تعداد ۲۶۰ سے تجاوز کر گئی۔ مکرم ہارون جالو صاحب نے ۲۳ر مارچ کے حوالے سے صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی کے واقعات بیان فرمائے۔ یہ تقریب بعد نماز مغرب شروع ہو کر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

☆......☆......☆

جارج بروک فری ٹاؤن

تئیس مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت جارج بروک حلقہ ایک اور دو کی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم عمر دین سیسے، سرکٹ مشنری نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی دعویٰ سے قبل، ۲۳ر مارچ کی تفصیل اور یوم تاسیس کے حوالے سے ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے گزارشات پیش کیں۔ پونے دو گھنٹے تک یہ کارروائی جاری رہ کر دعا پر اس کا اختتام ہوا۔ حاضرین کی تعداد یکصد سے زائد تھی۔ بعد نماز عشاء کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

علاوہ ازیں فری ٹاؤن کی جماعتوں بینڈے بو، کول فارم، مارتیم اور لوکنگ ٹاؤن میں بھی ۲۳ر مارچ کے حوالے سے ان جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سیرالیون کو امن بخشے اور جملہ مبلغین و معلمین کو اعلیٰ مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت امام ابن ماجہؒ

تدوین حدیث کا کام مستقل اور وسیع پیمانہ پر دوسری صدی ہجری کے آغاز میں ہوا اور تیسری صدی کے آغاز میں حضرت امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح کے ذریعہ تدوین حدیث میں ایک نئے باب کا اضافہ فرمایا۔ پھر آپؒ ہی کے شاگرد حضرت امام مسلمؒ نے بخاری کے طرز تالیف پر اپنی کتاب جامع مسلم مرتب فرمائی۔ اسی طرح امام ترمذیؒ، امام ابوداؤدؒ، امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے فن حدیث پر کتب مرتب فرمائیں۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹رجولائی ۹۹ء میں حضرت امام ابن ماجہؒ اور آپؒ کی سنن کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرم محمد شفیق قیصر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ کا نام محمد، کنیت ابو عبداللہ اور عرف ابن ماجہ ہے۔ بعض علماء "ماجہ" کو آپؒ کے دادا کا نام قرار دیتے ہیں اور بعض آپؒ کی والدہ کا۔ آپؒ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور بیس اکیس برس کی عمر تک اپنے وطن میں ہی تحصیل علم کی خاطر سفر کرتے رہے اور اپنے زمانہ کے نامور اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ۲۳۰ھ کے قریب بلاد اسلامیہ کا رُخ کیا اور خراسان، عراق، حجاز کے شہروں بالخصوص بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ اور دمشق کا سفر کیا۔ ۲۲ر رمضان ۲۷۳ھ میں ۶۴ر سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت امام ابن ماجہؒ کی کتاب بعض علماء کے نزدیک دو حیثیتوں سے تمام صحاح ستہ میں ممتاز ہے۔ اوّل یہ کہ حسن ترتیب یعنی جس عمدگی سے احادیث کو باب وار بغیر کسی تکرار کے آپؒ نے بیان کیا ہے یہ خوبی دوسری کتب میں موجود نہیں ہے۔ اور دوسری یہ کہ اس میں بعض ایسی احادیث شامل ہیں جو دیگر کتب میں موجود نہیں ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی "سنن ابن ماجہ" کے بارہ میں فرماتے ہیں: "فی الحقیقت احادیث کو بلاتکرار بیان کرنے اور حسن ترتیب اور اختصار کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں"۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: "سنن بڑی جامع، جید اور بے شمار ابواب اور غرائب پر مشتمل ہے"۔

علامہ ابن کثیرؒ نے فرمایا: "کتاب بہت مفید اور فقہی نقطہ نظر سے قابل قدر ہے"۔ نیز لکھا کہ سنن ابن ماجہ چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے اور ایک قلیل تعداد کے علاوہ باقی سب جید اور صحیح ہیں۔

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "سنن ابن ماجہ عمدہ کتاب ہے۔ گو اس میں ضعیف روایات بھی ہیں مگر ان کی تعداد چنداں زیادہ نہیں"۔

آنحضرت ﷺ کی روایات بیان کرتے وقت صحابہؓ بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے کیونکہ غلط روایت کے بیان کرنے پر دوزخ کی وعید سُن چکے تھے۔ بعض صحابہؓ کا طریق تھا کہ وہ ایسی روایات بیان فرماتے تھے جو اَوروں کو معلوم نہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہی طریق تھا۔ حضرت امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اسی مسلک کو اختیار فرمایا ہے اور بہت سے ابواب میں ایسی احادیث بیان کی ہیں جو دوسری پانچ کتب میں نہیں پائی جاتیں۔

سنن ابن ماجہ میں بیس کتابیں، پندرہ سو ابواب اور چار ہزار احادیث ہیں۔ علماء نے اس کتاب کی بھی کئی شروح اور حواشی لکھے ہیں۔ سب سے پہلی شرح علامہ علاؤالدین مغلطائی نے پانچ جلدوں میں لکھی جو صرف ایک حصہ کی شرح ہے۔ پھر مؤلف ابن ملقن نے آٹھ جلدوں کی شرح لکھی اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور شیخ عبدالغنی بن ابوسعید دہلوی نے بھی شرح لکھی۔ اسی طرح مولوی وحیدالزمان صاحب حیدرآبادی نے اردو زبان میں مکمل شرح لکھی۔

الطاف حسین حالیؔ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰ر جولائی ۹۹ء میں اردو کے نامور شاعر جناب الطاف حسین حالیؔ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرمہ طلعت بشریٰ صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ حالیؔ ۱۸۳۵ء میں پانی پت میں خواجہ ایزد بخش انصاری کے ہاں پیدا ہوئے۔ بادشاہ غیاث الدین بلبن کے عہد میں آپ کے ایک بزرگ ملک علی ہرات سے ہندوستان آئے اور پانی پت میں آباد ہوئے۔ نو برس کی عمر میں حالیؔ کے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا۔ ماں پہلے ہی وفات پاچکی تھی۔ چنانچہ پرورش بڑے بھائی امداد حسین نے نہایت شفقت سے کی۔ حالیؔ نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا، پھر فارسی کتب پڑھیں اور پھر عربی صرف و نحو پڑھی۔ سترہ برس کی عمر میں آپ کی شادی آپکی مرضی کے خلاف کردی گئی چنانچہ آپ بغیر کسی کو بتائے دہلی چلے گئے اور تقریباً ڈیڑھ سال عربی، صرف و نحو اور منطق کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

دہلی میں حالیؔ کو مرزا اسداللہ خاں غالبؔ کی صحبت بھی میسر آئی۔ مرزا غالبؔ نے آپ کی چند غزلوں کو دیکھ کر کہا کہ "اگرچہ میں کسی کو فکر شعر کی صلاح نہیں دیا کرتا لیکن تم اگر شعر نہ کہوگے تو اپنی طبیعت پر ظلم کروگے"۔

۱۸۵۵ء میں حالیؔ عزیزوں کے اصرار پر واپس پانی پت چلے گئے اور کچھ دیر بعد ضلع حصار کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازم ہوگئے۔ ۵۷ء کا غدر مچا تو پانی پت آگئے اور چار برس گھر میں مقیم رہ کر لکھنے پڑھنے کا شغل جاری رکھا۔ پھر غالبؔ کے شاگرد نواب مصطفیٰ خان شیفتہ رئیس جہانگیر آباد کے بچوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ حالیؔ کے کلام میں سادگی، صفائی اور اصلیت کا رنگ شیفتہ کا ہی مرہون منت ہے۔ آپ خود کہتے ہیں ؎

حالیؔ سخن میں شیفتہ سے مستفید ہوں
غالبؔ کا معتقد ہوں مقلد ہوں میرؔ کا

حالیؔ سات برس تک نواب شیفتہ کے ساتھ مقیم رہے اور پھر اُن کے انتقال پر لاہور آگئے اور پنجاب بک ڈپو میں ملازم ہوگئے۔ یہاں انگریزی سے اردو میں ترجمہ ہونے والی کتب کی اصلاحِ زبان پر مامور ہوئے جس سے آپ کو انگریزی طرز تحریر سمجھنے کا موقع ملا۔ ۱۸۷۴ء میں محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کرنل ہالرائیڈ کی فرمائش پر مولانا محمد حسین آزاد کے ساتھ مل کر نئی طرز کے مشاعروں کی بنیاد رکھی جس میں مصرعہ طرح کی بجائے نظم کا عنوان دیا جاتا تھا۔ حالیؔ نے بھی چار نظمیں لکھیں۔

لاہور میں چار سال قیام کے بعد آپ پھر دلّی چلے گئے اور اینگلو عربک کالج میں معلم ہوگئے۔ یہیں آپ کی ملاقات سرسید سے ہوئی اور سرسید کی خواہش پر آپ نے ۱۸۸۹ء میں مسدس مدوجزر اسلام لکھی جو مسدس حالیؔ کہلائی اور آپ کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد ازاں آپ ملازمت چھوڑ کر تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے اور بہت سی کتب لکھیں۔ ۱۹۰۴ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جب شعر کہنے شروع کئے تو آپؓ نے حالیؔ کو خط لکھا اور شاعری میں حالیؔ کا شاگرد بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس خط کا جواب حالیؔ نے یوں دیا کہ میاں صاحبزادے! اپنی قیمتی عمر کو اس فضول مشغلے میں ضائع نہ کرو۔ یہ عمر تحصیل علم کی ہے۔ پس دل لگاکر علم حاصل کرو۔ جب بڑے ہوگے اور تحصیل علم کر چکو گے اور فراغت بھی میسر ہوگی، اُس وقت شاعری بھی کرلینا۔

حالیؔ نے اپنی شاعری کا آغاز اگرچہ حسن و عشق اور ہجر و وصال کے قصوں سے ہی کیا تھا لیکن غالب و شیفتہ کی صحبت نے آپ کو عامیانہ اور رکیک خیالات سے پاک رکھا۔ چنانچہ اردو شاعری کو نئے مضامین سے مالامال کرنے کی وجہ سے آپ کو جدید اردو شاعری کا بانی کہا جاتا ہے۔ اردو تنقید کی پہلی کتاب "مقدمہ شعر و شاعری" بھی حالیؔ نے ہی رقم کی۔

حالیؔ کی شاعری میں سماجی مسائل کے بارہ میں اصلاحی نکتہ نظر پر مشتمل مضامین ملتے ہیں۔ ہندوستان میں عورت کی مظلومیت اور انصاف کے لئے سب سے پہلے آپ ہی نے آواز بلند کی۔ آپ کی شاعری میں اظہار کی سادگی، تشبیہات اور استعاروں میں حقیقت و اصلیت کا عنصر نمایاں ہے۔ تکلّف کی بجائے سلاست و روانی کا فطری انداز موجود ہے۔ آپ نے ایک سچے ادیب کی طرح مذہبی اور قومی قدروں سے اپنے ادب میں جان پیدا کردی اور ایک ایسی روایت قائم کی جس کی تقلید آنے والے شعراء نے کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے اردو شاعری کا تصور بدل دیا۔ نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

ہم جس پہ مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اَور
عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تُو مگر کہاں

یاران تیزگام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جاکر نظر کہاں
یا ربّ اس اختلاط کا انجام ہو بخیر
تھا اُس کو ہم سے ربط مگر اس قدر کہاں

دھوم تھی اپنی پارسائی کی
کی بھی اور کس سے آشنائی کی

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کرلو نوجوانو! اُٹھتی جوانیاں ہیں

گو جوانی میں تھی کج رائی بہت
پر جوانی ہم کو یاد آئی بہت

جو دل پہ گزرتی ہے کیا تجھ کو خبر ناصح
کچھ ہم سے سنا ہوتا پھر تُو نے کہا ہوتا

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
روداد جہاں کو اِک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷ر جولائی ۹۹ء میں شامل اشاعت محترم ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک خوبصورت نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

خدا کی رہ میں ذلیل ہونا اور اس کی رہ میں فقیر ہونا
یہی تو عزت ہے عاشقوں کی یہی ہے ان کا امیر ہونا
عزیز ہوں گر نگہ میں تیری تو مجھ کو منظور ہے خوشی سے
بچشم دنیائے بے حقیقت ذلیل ہونا حقیر ہونا
کٹھن ہے عشق و وفا کی منزل تڑپ رہے ہیں ہزارہا دل
قسم تجھے تیری حُسن کامل، ذرا میرے دستگیر ہونا
اگر نہیں آتشِ محبت تو خاک ہے زندگی کی لذّت
عجب نعمت ہے اس جہاں میں ظفر کسی کا اسیر ہونا

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

15/05/2000 - 21/05/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 15th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.69, Final Pt
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.324 ®
02.15	Doc: International Rally' 99 (Pakistan)
03.00	Urdu Class: Lesson No.290
04.15	Learning Chinese: Lesson No.165 ®
04.55	Mulaqat With Young Lajna ®
	Rec:07.05.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.27 (PAK)
07.10	Dars ul Quran(1996):No. 6
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.324 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.290 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon
	With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.64
13.15	Rencontre Avec Les Francophones
	With Huzur Rec: 08/05/00
14.20	Bengali Service
15.15	Homeopathy Class: Lesson No.120
16.25	Children's Class: Lesson No.71, Part I
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.20	Urdu Class: Lesson No. 291
19.20	Liqaa Ma'al Arab: Session No.325
20.20	Turkish Programme: Various Items
20.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
21.55	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings:
	Host: Syed Mubashir Ahmad Ayaz Sb
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.120 ®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.64 ®

Tuesday 16th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.71, Part 1 ®
01.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.325 ®
02.15	MTA Sports: Meerodaba (Final)
	Produced by MTA Pakistan
03.00	Urdu Class: Lesson No.291 ®
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.64 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.71, Part 1 ®
07.15	Pushto Programme: F/S Rec.16.04.99
	With Pushto Translation
08.00	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.325 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.291 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Les Francais C'est Facile: Lesson No.5
13.00	Bengali Mulaqat: Rec: 09/05/00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.91
16.05	Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®
16.35	Children's Corner: Yassernal Quran
	Class, Lesson No.36
16.55	German Service
18.05	Tilawat,
18.25	Urdu Class: Lesson No.292
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No 326
20.25	MTA Norway: 'Contemporary Issues'
20.55	Bengali Mulaqat ®
21.00	Hamari Kaenat: 'Super Novas'
	Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.91
23.25	Les Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®

Wednesday 17th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.326 ®
02.05	Bengali Mulaqat ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.292 ®
04.25	Les Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.91®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.0	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw)
08.0	Host: Maulana Abdul Wahab Sahib
08.15	Hamari Kaenat: Super Nova ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.326 ®
10.05	Urdu Class: Lesson No.292 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaq: Lesson No.5
13.10	Atfal Mulaqat: Rec.10.05.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.92
16.15	Urdu Asbaq: Lesson No.5 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.293
19.25	Liqaa Ma'al Arab: Session No.327
20.30	MTA France: Session de question/ reponse avec Huzoor – 1996, Part 2
21.05	Atfal Mulaqat: ®
22.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.92
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.5 ®

Thursday 18th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.327 ®
02.00	Atfal Mulaqat: ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.293 ®
04.20	Urdu Asbaq: Lesson No.5 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.92
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
06.55	Sindhi Programme: F/S Rec.11.09.98
	With Sindhi Translation
08.00	Durr e Sameen ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.327 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.293 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.45 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab(New):
	Rec.11.05.00
13.55	Bengali Service: F/Sermon
	With Bangali Translation
15.0	Homeopathy Class: Lesson No.121
16.00	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.37
16.25	Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars e Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No.294
19.40	Liqaa Ma'al Arab(new): ®
20.40	MTA Lifestyle: Al Maidah
	Presentation of MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat
21.55	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.39
22.40	Homeopathy Class: Lesson No.121 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.45 ®

Friday 19th May 2000

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.20	Liqa Ma'al Arab: ® Rec: 11/05/00
02.20	Tabarukaat
03.20	MTA Lifestyle: Al Maidah
03.40	Urdu Class: Lesson No.294 ®
04.40	Learning Arabic: Lesson No.45 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.121 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.15	Quiz; History of Ahmadiyyat No.39 ®
08.00	Saraiky Programme: F/S Rec.28.05.99
	With Siraiky Translation
08.55	Liqa Ma'al Arab: ® Rec: 11/05/00
10.00	Urdu Class: Lesson No.294 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary:'Products of Camel's Skin'
14.20	Majlis e Irfan(New): Rec.12.05.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25	Friday Sermon ®
16.25	Children's Corner: Class No.19, Part 2
	Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.295
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.329
20.55	MTA Belgium: Children's Class, No.33
	Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.30	Documentary:Products of Camel's Skin
21.50	Friday Sermon ® Rec: 19/05/00
22.55	Majlis e Irfan ® Rec: 12/05/00

Saturday 20th May 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.19, Part 2 ®
	Produced by MTA Canada
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.329 ®
02.05	Friday Sermon ® Rec: 19/05/00
03.10	Urdu Class: Lesson No.295 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 49
04.55	Majlis e Irfan ® Rec: 12/05/00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.19, Part 2 ®
	Produced by MTA Canada
07.25	Programme From MTA Mauritius
08.20	Documentary: Products of Camel's Skin
	Produced by MTA Pakistan
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.329 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.295 ®
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Danish: Lesson No.27
12.50	German Mulaqat(new):Rec.13.05.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.50	Bengali Service: Various Items
14.50	Quiz: Khutabat e Imam
15.55	Children's Class: With Huzoor (New)
	Rec:20.05.00
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Preview
18.20	Urdu Class: Lesson No.296
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.330
20.55	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class (New) Rec:20/05/00 ®
22.25	MTA Variety:Entertainment programme
22.55	German Mulaqat(New) Rec: 13/05/00 ®

Sunday 21st May 2000

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat e Imam
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.330 ®
02.10	Canadian Horizons: Children's Class 35
03.10	Urdu Class: Lesson No.296 ®
04.45	Learning Danish: Lesson No.27
04.55	Children's Class(new) Rec: 20/05/00 ®
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.10	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: Rec: 13/05/00 ®
08.20	MTA Variety:Entertainment programme
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.330 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.297 ®
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.166
	With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat(new):with Nasirat & Lajna
	Rec:14.05.00
14.10	Bengali Service
15.10	Friday Sermon Rec: 19/05/00 ®
16.30	Childrens Class: No.71, Final Part
17.00	German Service: German Service
18.05	Tilawat,
18.15	Seerat un Nabi (saw)
18.30	Urdu Class: Lesson No. 297
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.331
20.40	Interview With Major Sayed Maqbool Sb
21.10	Dars ul Quran: Lesson No.7
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ®
	Rec: 14/05/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, May 12, 2000 Issue No. 19

حاصل مطالعہ

محمد ادریس چوھدری ۔ امریکہ

یونیورسٹی آف کیلی فورنیا پریس نے ۱۹۹۴ء میں ایک کتاب شائع کی ہے:

"Making Muslim Space in North America & Europe" *By Barbra Daly Metcalf, Dean division of Social Sciences University of California Press(1994)*

اس میں جماعت احمدیہ کا بھی ذکر ہے۔اس میں سے چند اقتباسات کا سادہ ترجمہ بلا تبصرہ قارئین کرام کی ضیافتِ طبع کے لئے پیش کیا جاتا ہے:

۱

"امریکہ میں اِثنا عشری والوں کی مسجد کا خاکہ تیار کرنے کا مجھے تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔اس کے دس سال بعد ۱۹۸۷ء میں مجھے ٹورانٹو میں ایک وسیع مسجد کا ڈیزائن بامعاوضہ تیار کرنے کی پیشکش موصول ہوئی۔ اس وقت تک شمالی امریکہ کے مختلف اسلامیان آرکیٹکچر کے ذریعہ ، اپنا تشخص منوانے کی خواہش کا اظہار کر چکے تھے۔ ۱۹۸۷ء والی پیشکش میں اس خواہش کا اظہار خاص طور پر عیاں تھا۔ کیونکہ اس مسجد کو جماعت احمدیہ اسلامیہ (کینیڈا) کا مرکزی مقام ہونا بھی مقصود تھا۔ اس جماعت کو بمطابق ایکٹ ۱۹۷۴ء حکومت پاکستان، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جا چکا ہے۔لہذا یہ جماعت بغیر کسی لگی لپٹی کے کینیڈا میں اسلام سے اپنی وابستگی کے لئے تمام تر آرکیٹکچرل مدد کے حصول کی خواہاں تھی۔

(مضمون ا ز گلزارحید ۔۱۹۹۰ء ۔ مسلمان بھائی مہربانی سے ہمیں مسجدکا نقشہ بنوا دو ۔ دیکھو کتاب Expression of Islam in Buildings آغا خان ایوارڈ کی طرف سے منعقدہ عالمی سیمینار کی رونیداد)

مجھے مشورہ دیا گیا کہ اس پیشکش کو رد کر دوں۔ مبادا میں اپنے مستقبل کا خدشہ مول لوں۔ اور اس کے بعد مجھے کبھی بھی کوئی کام نہ مل سکے۔یا اس وجہ سے اپنی عاقبت بگڑنے کا فکر کروں کہ "احمدیت کے جرم میں میرے ہاتھ ملوث تھے"۔ میں احمدی مسلم نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی مستند قابلیت رکھتا ہوں کہ اسلام کے بارہ میں کوئی فتوٰی دے سکوں۔یا کسی کی اسلامیت کو جانچ ہی سکوں۔ تاہم میں اس بات کا معترف ہوں کہ میں نے ایک مسجد کا ڈیزائن بنایا ہے اور وہاں جو ادائیگی کی جاتی ہے وہ خالص اسلامی روایات کی حامل نمازوں کی ہے۔

ٹورانٹو کی مسجد کا ڈیزائن بناتے وقت جائے نماز میرے پیش نظر رہا۔جس سے نہ صرف ذہنی تصور کی افزائش ہوتی رہی بلکہ یہ ساری تزئین کی سکیم کا بنیادی عنصر بھی رہے۔ قبلہ رخ بچھا ہوا جائے نماز ذہنی تصور کے طور پر نماز کے بنیادی رکن ہونے کی تعیین کرتا ہے۔جب مومن جائے نماز پر قبلہ رخ کھڑا ہوتا ہے اور قیام ورکوع وغیرہ کی حالتوں میں سے گزرتا ہے تو "مکان وخلاء" کی تعیین نہ صرف زمانی و مکانی رنگ میں بلکہ تجرباتی معنوں میں بھی ہو جاتی ہے۔اس طرح اس میں مسجد کے تمام تر خواص یکجا ہو جاتے ہیں ۔ جب نماز میں مصروف انسانی جسم کا جائے نماز کے ذریعہ متعین کردہ قبلہ سمت سے عملدرآمد ہوتا ہے تو مجموعی لحاظ سے کمیونٹی کے مومنین کی متوازی صفیں مسجد کے آرکیٹکچرل مکان کو اجاگر کرتی ہیں۔ مسجد کے ڈیزائن کے بارہ میں تمام تصفیہ جات خصوصاً ایسے معاملات جیسے دو نقطوں کے درمیان خلاء میں تناسب، کھڑکی نما جگہوں کی آپس میں مناسبت اور ان کی جگہ کی تعیین۔ درِ داخلہ اور آمد کے لئے یکے بعد دیگرے جگہ کی تعیین۔ ٹائلوں کی ترتیب، قالین کا بکھراؤ، سے سکیم اس مقصد کے ساتھ بنائی گئی کہ مسجد کے خواص و صفات اجاگر ہوں۔جائے نماز افق کی سمت سے اٹھتا ہوا خود کو مکان و خلاء کے ارد گرد لپیٹ لیتا ہے۔

اس مسجد کا ڈیزائن مختلف قسم کے جائے نمازوں کے مطالعہ سے شروع ہوا اور ڈیزائن کی آخری شکل مسجد کے نماز پڑھنے والے حصے کے درِ داخلہ کے شیشوں پر ریت سے کھدا جائے نماز ہے۔ اس سے قبل امریکہ میں جس مسجد کا ڈیزائن بنایا تھا اسکے پاس سے کھلی سڑک پر سے گزرنے والے کو احساس ہوتا ہے کہ کسی کارپوریشن کا صدر دفتر ہے۔ لیکن مسجد ٹورانٹو (بیت الاسلام) اسلامی چہرہ مہرہ کا کھلے بندوں اعتراف ہے جس سے رسمی مینار و گنبد کے ایک موزوں و مناسب مقصد کا پھر سے احیاء ہوتا ہے"۔

(از مضمون زیر عنوان Muslim Space & the Practice of Architecture by Gulzar Haider)

☆......☆......☆

۲

......احمدیہ لوگ جن کا آغاز برصغیر میں انیسویں صدی کے اواخر میں ہوا اس امر کا دعوٰی کرتے ہیں کہ خدا آج بھی زندہ ہے جس کی تقدیر سے کارخانۂ قدرت چل رہا ہے۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق زندہ ہونا چاہئے۔خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے تا ان کی راہ نمائی ہو سکے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے دوسرے مسلمان ان پر انکار ختم نبوت کا (غلط) الزام لگاتے ہیں۔ تاہم احمدی لوگ توحید الٰہی کے قائل ہیں، نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور مکہ حج کرنے جاتے ہیں۔ وہ احادیث پر ایمان رکھتے ہیں، وہ تبلیغ کے میدان میں سرگرم ہیں۔ مزید یہ کہ ان کے رسالہ دی ریویو آف ریلیجنز اور دی مسلم سن رائز وسیع پیمانے پر کثرت سے پڑھے جاتے ہیں۔

فلاڈلفیا میں یہ کمیونٹی ایک بہت بڑے مکان میں اجلاس منعقد کرتی ہے جہاں مرد اور عورت میں اختلاط کی قطعی ممانعت ہے ۔ عورتوں کے لئے (مسجد میں) داخلہ کا دروازہ اور نماز پڑھنے کا حصہ الگ ہے۔ دیواروں پر تزئین سے احتراز کیا گیا ہے ماسوائے دو ایک خوشخط تحریروں کے ۔ نماز پڑھنے کے حصہ پر کارپٹ بچھی ہوئی ہے ۔ کھانا کھانے اور کلاس لینے کے لئے کرسیاں مہیا کی گئی ہیں ۔ فرنیچر اور اشیاء تزئین پر برصغیر ہندوستان کی چھاپ نظر آتی ہے"۔

("This is a Muslim House "by Aminah Beverly McCloud)

☆......☆......☆

۳

"تاہم برصغیر سے تبلیغی جماعت کے لوگ سب سے پہلے امریکہ و یورپ میں منظم رنگ میں مسلم مبلغین کے طور پر منتشر ہونے والے نہ تھے۔ اس مقصد کو پورا کرنے والے احمدی لوگ ہیں۔ جو قابل بحث ایک جدید تحریک ہے جس کا ظہور انیسویں صدی کے اواخر میں (حضرت) مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ء ۔ ۱۹۰۸ء) کی پراثر ذات گرامی سے ہوا۔ برطانیہ میں سب سے پہلی مسجد واقع ووکنگ ۱۸۸۹ء کی تعمیر کا تعلق کئی سالوں تک احمدیہ اقدامات سے رہا۔ آج بھی احمدی دنیا بھر میں بڑے مستعد ہیں۔ در آں حالیکہ کئی اہم مسلم علاقوں میں ان پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ بوجہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان سے جاری ہونے والے محرکات کے انہیں غیر مسلم کہا جانے لگا ہے۔ امریکہ میں کئی افرو امریکن مسلمانوں نے جو ہو سکتا ہے احمدیت سے قطع تعلق کر چکے ہوں سب سے پہلے احمدی مبلغین سے اسلام کے بارہ میں معلومات پائیں"۔

(ذاتی مراسلہ از: Barbra D.Metcalf بنام Beverly McCloud)

نماز جنازہ

۱۶/اپریل ۲۰۰۰ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی:۔

۱۔ مکرم محمد شریف صاحب آف ربوہ (حال ناربری، لندن)۔ آپ مخلص، دعاگو اور موصی تھے۔ مکرم بشیر احمد اختر صاحب سیکرٹری تبلیغ ٹوٹنگ بک کے چچا تھے۔

۲۔ مکرم محمد طاہر ملک صاحب ابن مکرم ایم۔ حسین ملک صاحب آف ہیرو۔یوکے)۔ آپ نے ۷۳/سال کی عمر میں وفات پائی۔ زندگی کا اکثر حصہ کینیا میں گزارا۔ وہاں بیرسٹر تھے۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل افراد کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

۱۔ مکرمہ امۃ الرحیم عطیہ صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مرحوم مربی سلسلہ امریکہ۔

۲۔ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر چودھری چراغ محمد صاحب آف کھارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

۳۔ مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مقبول احمد صاحب مرحوم آف شیخوپورہ۔ (مرحومہ موصیہ تھیں اور محترم چودھری ناصر محمد سیال صاحب کی بہن تھیں)۔

۴۔ مکرم شیخ وحید احمد صاحب شاکر ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب۔ ۵۔ مکرمہ طاہرہ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وحید احمد صاحب۔ ۶۔ مکرمہ نادیہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وحید احمد صاحب۔ ۷۔ عزیزہ خولہ طیبہ بنت مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر ۱۹/سال)۔ ۸۔ عزیزم عطاء الواحد ابن مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر ۱۳/سال)۔ ۹۔ عزیزم عطاء المجیب ابن مکرم شیخ وحید احمد صاحب (بعمر ۱۱/سال)۔

(نمبر ۴ تا ۹) یہ ساری فیملی ۲۹/دسمبر ۱۹۹۹ء کو پاکستان میں موٹروے پر کلر کہار کے نزدیک بس کے حادثہ میں جان بحق ہو گئی تھی۔

☆...... اسی طرح مورخہ ۱۲/اپریل ۲۰۰۰ء کو قبل از نماز ظہر (بوجہ بارش) محمود ہال لندن میں مکرم ریاست علی خان صاحب آف ہنسلو کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم ۹/اپریل کی رات ۷۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

☆...... مورخہ ۴/مئی بروز جمعرات حضور ایدہ اللہ نے عزیز ماھد احمد (عمر قریباً سوا سال) ابن مکرم مظفر احمد صاحب مینیجر رقیم پریس کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔